تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار لاکہیں سے ڈھونڈ کر اَسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

بانی : اقتدار احمد مرحوم

مدیر : حافظ عاکف سعید

۲۸ مئی تا ۳ جون ۹۸ء

”جن کے رُتبے ہیں سوا....“

اس عام قاعدہ کلیہ کے مطابق کہ ع ”جن کے رتبے ہیں سوا‘ ان کی سوا مشکل ہے!“ اور اللہ تعالیٰ کی اس مستقل سنت کی رو سے کہ ﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴾ ”اگر تم ہمارے انعامات پر قدر شناسی اور احسان مندی کی روش اختیار کرو گے تو ہم تمہیں مزید نوازیں گے‘ اور اگر تم نے ناقدری اور کفران نعمت کا رویہ اختیار کیا تو (جان لو کہ) ہماری سزا بھی بہت سخت ہوتی ہے!“ (ابراہیم : ۷) مسلمانان پاکستان بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے بڑے سخت امتحان اور کڑی آزمائش سے دوچار ہیں۔ ہر حساب و کتاب سے ماوراء اور بڑی سے بڑی توقعات سے بھی بڑھ کر جو احسان عظیم قدرت نے کیا تھا‘ اس کی ناقدری و ناشکری اور صریح وعدہ خلافی پر سزا کا ایک بہت سخت کوڑا مشرقی پاکستان کے سقوط اور وہاں انتہائی ذلت آمیز شکست کی صورت میں ہماری پیٹھ پر پڑ چکا ہے —— تاہم واقعہ یہ ہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس قانون کا مظہر ہے کہ ﴿ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴾ ”ہم انہیں (آخری اور) بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے‘ شاید کہ یہ (اپنی روش سے) باز آجائیں“ (سجدہ : ۲۱) اللہ تعالیٰ نے ابھی آخری سزا نہیں دی اور تلافی مافات کی مہلت عطا کی ہوئی ہے‘ اس لئے کہ یہ بچا کھچا پاکستان بھی ہرگز کوئی حقیر شے نہیں ہے بلکہ وسائل اور امکانات کے اعتبار سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ ابھی مشرقی پاکستان بھی نام کی تبدیلی کے باوجود ایک آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے اُن ہی حدود کے ساتھ دنیا کے نقشے پر قائم ہے‘ جن کے ساتھ ۱۹۴۷ء میں اس کا ظہور ہوا تھا —— گویا ابھی موقع ہے‘ جگر کے اس شعر کے مطابق کہ ؎

چمن کے مالی اگر بنالیں موافق اپنا شعار اب بھی چمن میں آسکتی ہے پلٹ کر چمن سے روٹھی بہار اب بھی

—— ہم اپنی روش کو اس آسمانی منصوبے کے مطابق اور موافق بنالیں جس کی ایک کڑی پاکستان کا قیام ہے تو کوئی عجب نہیں کہ برصغیر کے اس گوشے میں اسلام کا از سر نو تمکن و استحکام‘ جہاں آج سے تیرہ سو سال قبل صنم خانۂ ہند کا اولین ”دارالاسلام“ قائم ہوا تھا‘ اس کے کسی نئے عروج کا پیش خیمہ ثابت ہو ع ”راز خدائی ہے یہ‘ کہہ نہیں سکتی زبان“

بصورت دیگر ہمارا حشر اس شخص کا سا ہو گا جس کا ذکر سورۂ اعراف کی آیات ۱۷۵‘۱۷۶ میں آیا ہے جسے ہم نے اپنی (خاص) نشانیاں عطا کی تھیں مگر وہ اُن سے بھاگ نکلا‘ تو پیچھے لگ گیا اس کے شیطان اور وہ شامل ہو کر رہا سخت گمراہوں میں اور اگر ہم چاہتے تو اُسے اپنی نشانیوں کے طفیل رفعتوں کا مکین بنادیتے مگر وہ (بدبخت) تو زمین ہی کی طرف جھکتا چلا گیا!“ —— گویا اس صورت میں اندیشہ ہے کہ ع ”ہماری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں“

(اقتباس از : استحکام پاکستان‘ مولف : ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ)

شمارہ : 20 قیمت : 2 روپے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ

فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے' دل یا شکم؟

بھارت میں متعصب ہندو سیاسی پارٹی بی جے پی نے برسراقتدار آتے ہی تجرباتی بنیاد پر یکے بعد دیگرے پانچ ایٹمی دھماکے کرکے اس خطے میں طاقت کے توازن کے مسئلہ پر شدید بحرانی کیفیت پیدا کر دی ہے اور پاکستان کی سالمیت اور تحفظ کو شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ بی جے پی نے عالمی رائے عامہ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے پوری ڈھٹائی کے ساتھ ایٹمی دھماکے کرکے اپنے انتخابی وعدوں میں سے ایک وعدہ پورا کر دکھایا ہے جس سے بھارت میں اندرونی طور پر اس کی سیاسی پوزیشن کو اگرچہ غیر معمولی استحکام ملا ہے لیکن پاکستان کے طول و عرض میں اس سے ایک اضطراب اور شدید بے چینی کا پھیل جانا ایک فطری امر ہے جس کا فوری تدارک اگر نہ کیا گیا تو پاکستان نفسیاتی طور پر انڈیا کے شدید دباؤ میں آجائے گا اور برابری کی بنیاد پر انڈیا سے مذاکرات کرنے اور معاملات طے کرنے کی پوزیشن ہمیشہ کے لئے کھو دے گا۔

پوری دنیا میں بھارت کے اس اقدام کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے اور عالمی طاقتوں نے بظاہر بھارت کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس پر معاشی پابندیاں عائد کرنے کا عندیہ بھی دیا ہے لیکن صاف نظر آتا ہے کہ امریکہ اور دیگر عالمی طاقتوں کے اس نوعیت کے دھمکی آمیز بیانات کا اصل مقصد بھارت کو مطعون کرنا نہیں بلکہ پاکستان کو ہراساں اور مرعوب کرنا ہے تاکہ پاکستان جوابی طور پر ایٹمی دھماکہ کرنے کا خیال اپنے ذہن سے نکال دے۔ حالانکہ پاکستان نہ صرف یہ جوابی دھماکہ کرنے کا بھرپور اخلاقی جواز رکھتا ہے بلکہ اس کی سالمیت اور تحفظ کے لئے ایسا کرنا ایک ناگزیر ضرورت ہے جس سے اسے روکنا صریحاً بلاجواز ہوگا۔

نواز شریف حکومت اس حوالے سے ایک شدید امتحان سے دوچار ہے۔ ایک طرف امریکی دباؤ ہے جس میں دیگر عالمی طاقتیں بھی امریکہ کی ہمنوا ہیں' اور دوسری جانب متفقہ عوامی مطالبہ ہے جو ملک و قوم کی مصلحتوں کا آئینہ دار بھی ہے۔ امریکہ اس ضمن میں "گاجر اور چھڑی" کی پالیسی اپنائے ہوئے ہے۔ شدید نوعیت کی معاشی پابندیوں کی دھمکی کے ساتھ ساتھ "لالی پاپ اور مونگ پھلیوں" کا لالچ بھی دیا جا رہا ہے۔ موجودہ حکومت شدید مخمصے کا شکار ہے۔ امریکی دباؤ قبول کرتی ہے تو عوامی حمایت سے محرومی اس کے حصے میں آتی ہے' عوامی مطالبے کے سامنے سر جھکاتی ہے تو چچا سام کی پشت پناہی سے محرومی اور مزید معاشی بدحالی اس کا مقدر بنتی ہے جو اقتدار سے محرومی پر بھی منتج ہو سکتی ہے۔ گویا

ع "فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے' دل یا شکم؟"

جہاں تک بھارتی ایٹمی دھماکوں کے جواب میں پاکستان کے لئے ایٹمی دھماکے کے جواز کا تعلق ہے یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ تقسیم ہند اور قیام پاکستان آج بھی ہندو سامراج کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے اور بھارتی حکمرانوں کی دلی آرزو ہمیشہ سے یہی رہی ہے کہ وہ تقسیم کے نتیجے میں قائم ہونے والی سرحدی لکیر کو مٹا کر نظریہ پاکستان کو ہمیشہ کے لئے دفن اور پاکستان کے نام کو ہمیشہ کے لئے تاریخ کے صفحات سے محو کر دیں۔ بی جے پی کے برسراقتدار آنے کے بعد تو یہ معاملہ پہلے سے کہیں زیادہ سنگین صورت اختیار کر چکا ہے۔ بھارت کے ان ناپاک عزائم کی راہ میں اگر کوئی چیز رکاوٹ بن سکتی ہے تو وہ "ایٹمی ڈیٹرنٹ" ہے' اس لئے کہ جنگی قوت و صلاحیت اور اسلحے کی دوڑ میں پاکستان ہر اعتبار سے بھارت سے بہت پیچھے ہے۔ گویا پاکستان کی سالمیت اور تحفظ کے نقطہ نگاہ سے جوابی ایٹمی دھماکہ کرنا ایک ناگزیر قومی ضرورت ہے جس سے گریز خودکشی کے مترادف ہوگا۔ لیکن اس معاملے کا ایک دوسرا اور ہمارے نقطہ نگاہ سے اہم تر پہلو بھی ہے جس کی طرف اشارہ امیر تنظیم اسلامی نے بھی اپنے حالیہ خطاب جمعہ میں کیا تھا۔ اور وہ یہ کہ قرآن حکیم میں دوٹوک الفاظ میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ دشمن کے مقابلے کے لئے بھرپور جنگی قوت اور سامان حرب فراہم کرو تاکہ تم اس کے ذریعے دشمن کے دلوں پر دھاک بٹھا سکو' اسے مرعوب اور خوفزدہ کر سکو۔ گویا اس وقت جوابی ایٹمی دھماکہ کرنا ہماری قومی و ملی ضرورت ہی نہیں' دینی فریضہ بھی ہے۔

ہمارے ملک کا ایک طبقہ اس بات سے بہت خائف نظر آتا ہے کہ جوابی دھماکہ کرنے کی صورت میں ہم پر عالمی سطح پر معاشی پابندیاں عائد کر دی جائیں گی۔ یہ اندیشہ اگرچہ بجا ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس کی کیا گارنٹی ہے کہ دھماکہ نہ کر کے ہم معاشی طور پر خوشحال ہو جائیں گے۔ ہماری ملکی معیشت جس منحوس چکر کی لپیٹ میں ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگرچہ ہم نے ابھی تک دھماکہ نہیں کیا لیکن اس کے باوجود بھی آج ہمارا سٹاک ایکسچینج تاریخ کے بدترین دور سے گزر رہا ہے۔ بیرونی قرضوں کے محض سود کی ادائیگی کے لئے بھی ہم مزید سودی قرضے لینے پر مجبور ہیں بلکہ اس کے لئے دربدر بھیک مانگتے اور آئی ایم ایف کی خوشامد کرتے پھرتے ہیں۔ امریکہ کی جانب سے بے وفائی اور وعدوں سے پھر جانے کا تجربہ ہمیں بارہا ہو چکا ہے۔ ہماری فاقہ کشی کا اصل سبب یہ ہے کہ ہم قرض کی مے پینے بلکہ پیتے رہنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اس منحوس چکر سے نکلنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم سے یہ بیساکھیاں چھین لی جائیں۔ ہم پر جب تک لیبیا' ایران اور سوڈان کی طرز پر معاشی پابندیاں عائد نہیں ہوں گی ہمارے اندر قومی سطح پر بیداری اور اپنی ذمہ داری اور مقصد کا شعور اجاگر نہیں ہوگا اور ہمارے اندر معاشی طور پر خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی امنگ پیدا نہیں ہوگی۔ لہٰذا "تو نے اچھا ہی کیا دوست سہارا نہ دیا۔ ہم کو لغزش کی ضرورت تھی سنبھلنے کے لئے" کے مصداق ہمیں قوی امید ہے کہ یہ ممکنہ معاشی پابندیاں انجام کار کے اعتبار سے ہمارے لئے خوش آئند ثابت ہوں گی۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کے لئے ابتدا میں ہمیں سختیاں جھیلنے اور قربانیاں دینے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ گھاس کھا کر گزارہ کرنے کے لئے ذہناً آمادہ ہونا پڑے گا' تبھی ہم معاشی طور پر خود کفیل اور اقوام عالم میں ایک باعزت قوم کے طور پر ابھر سکیں گے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس کے لئے اللہ کی مدد اور نصرت و حمایت ہمیں درکار ہوگی' جس کے حصول کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ ہم اس ملک خداداد پاکستان میں قرآن و سنت کی بالادستی کے نظام کو بالفعل نافذ و غالب کریں۔ پاکستان کی سالمیت اور بقا کے لئے یہ قدم اٹھانا ناگزیر ہے۔

”ہندو بم“ کے مقابلہ میں ”اسلامی بم“ سامنے لایا جائے

اگر پاکستان نے جوابی ایٹمی دھماکہ نہ کیا تو اسے بھارت کا طفیلی ملک بن کر رہنا ہو گا!

بھارت کے ایٹمی دھماکوں کا منہ توڑ جواب دینا ہماری اہم قومی و ملی ضرورت ہی نہیں ' دینی فریضہ بھی ہے

صلاحیت کے باوجود ایٹمی دھماکہ نہ کرنا کفران نعمت ' ملک و ملت سے غداری اور خودکشی ہے!

قرآن و سنت کی بالادستی اور ایٹمی دھماکہ کے ضمن میں ہر قسم کے بیرونی دباؤ کو مسترد کر دیا جائے!

”جوش کی بجائے ہوش“ کی باتیں کرنا بزدلی کے مترادف ہے

مسجد دارالسلام باغ جناح میں ۲۲ مئی ۹۸ء کو امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(مرتب : نعیم اختر عدنان)

امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے امریکہ میں گھٹنوں کے بڑے آپریشن سے وطن واپسی پر مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں خطاب جمعہ میں فرمایا :

آپریشن سے قبل آخری بار جمعہ ۱۳ فروری کو یہاں حاضری ہوئی تھی۔ اب تین ماہ اور دس دن کے وقفہ کے بعد آج ۲۲ مئی کو یہاں آپ حضرات سے ملاقات ہو رہی ہے۔ گزشتہ تین ماہ کا عرصہ گھٹنوں کے آپریشن کی وجہ سے امریکہ میں گزرا۔ یہ ایک بڑا آپریشن تھا' آپریشن کے فوراً بعد ۲۶ مارچ تا ۱۷/ اپریل کے عرصہ میں بعض پیچیدگیاں بھی پیدا ہوئیں تاہم بعد میں بہت تیزی کے ساتھ بہتری کی صورت پیدا ہوتی چلی گئی۔ اگرچہ سرجن کی طرف سے یکم مئی ہی کو سفر کی اجازت مل گئی تھی' تاہم تنظیم اسلامی نارتھ امریکہ (TINA) اور دیگر احباب کے مشورے سے پاکستان روانگی کا پروگرام مزید تین ہفتہ کے بعد طے پایا۔ آپریشن سے پہلے گھٹنوں میں جو شدید تکلیف رہتی تھی' الحمدللہ اب اس تکلیف سے نجات مل چکی ہے' اگرچہ دونوں گھٹنوں میں ورم اور پٹھوں میں کھچاؤ کی کیفیت ابھی موجود ہے۔ گھٹنوں کو پوری طرح "mobile" ہونے میں مزید تین چار ماہ لگ جائیں گے۔ یہ تو تھیں عرض احوال کی نوعیت کی باتیں! اب ہم ملک کو درپیش صورتحال کی طرف آتے ہیں۔

بھارت کی طرف سے پے در پے ایٹمی دھماکوں کے باعث جنوبی ایشیا میں پیدا ہونے والی صورتحال کی وجہ سے پاکستان فیصلہ کن دوراہے پر کھڑا ہے۔ بھارتی دھماکوں کے بعد جوابی دھماکہ کیا جائے یا نہ کیا جائے؟ اس سوال پر دانشور ' صحافی ' مذہبی و سیاسی رہنما اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ نتائج و عواقب کے اعتبار سے یہ دوراہا فیصلہ کن اور دور رس اثرات کا حامل ہو گا۔ میرے نزدیک اس وقت اگر پاکستان جوابی ایٹمی دھماکہ نہیں کرتا تو اسے بھارت کا طفیلی ملک بن کر رہنا ہو گا۔ بھارت اگرچہ ہم سے کئی گنا بڑا ملک ہے مگر اب تک ہم نے نفسیاتی طور پر

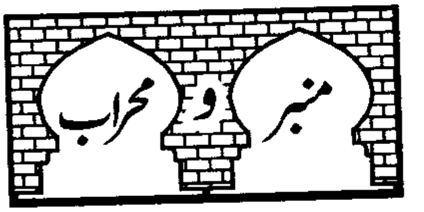

اپنے آپ کو بھارت کے ہم پلہ رکھا ہوا ہے' لیکن اب اگر جوابی دھماکہ کرنے میں پاکستان ناکام رہا تو وہ نہ صرف بھارت کا طفیلی ملک بن جائے گا بلکہ وہ نیو ورلڈ آرڈر کی تکمیل کیلئے امریکی مہرہ بن کر رہ جائے گا۔ ۹۳ء میں پاکستان کے بارے میں ایک کتاب شائع ہوئی تھی جس میں بتایا گیا ہے کہ ۲۰۰۶ء میں "بلوچستان" ایک آزاد اور خوشحال ترین ملک ہو گا۔ اس کتاب میں کراچی کے ضلع ملیر کی تشکیل کا ذکر بھی ہے۔ کتاب میں درج تفصیلات کے عین مطابق آج ملیر کا ضلع وجود میں آ چکا ہے۔ گویا کراچی کی علیحدگی بین الاقوامی پلان کا حصہ ہے' اللہ کرے ایسا نہ ہو ' مگر اس وقت اگر ایٹمی دھماکہ نہ کیا گیا تو پاکستان اپنی معنوی حیثیت کھو دے گا اور ملک کے حصے بخرے ہو جائیں گے۔

پاکستان اسلام کے عالمی غلبہ اور امت مسلمہ کے حوالے سے اب بھی فیصلہ کن کردار ادا کر سکتا ہے' اس لئے کہ پاکستان کا قیام چار سو سالہ تجدیدی و احیائی کوششوں کا مرہون منت ہے۔ پاکستان کے معجزانہ قیام کی طرح ملک کی ایٹمی صلاحیت بھی عطیہ خداوندی ہے' اس ایٹمی صلاحیت کا مظاہرہ نہ کرنا کفران نعمت' ملک و ملت سے غداری اور خودکشی کے مترادف ہے۔ اگر امریکہ کے دباؤ میں آ کر ایٹمی دھماکہ نہ کیا گیا تو امریکہ اور اس کے حواری مغربی ممالک ہماری اشک شوئی کی خاطر ہمیں "مونگ پھلی" اور "لالی پاپ" تو دے دیں گے اور بظاہر یہ دور اندیشی اور عافیت کا راستہ نظر آتا ہے' مگر دور رس نتائج کے اعتبار سے یہ راستہ پاکستان کے لئے مہلک ثابت ہو گا۔ حضرت مسیحؑ کا قول ہے کہ کشادہ راستہ مت اختیار کرو کہ یہ تمہیں بالآخر تنگی کی طرف لے جائے گا۔ تنگ یعنی مشکلات کا راستہ اختیار کرو جو بالآخر آسانی اور کشادگی کی طرف لے جاتا ہے۔ چنانچہ دھماکہ نہ کرنا اس وقت کشادہ راستہ دکھائی دیتا ہے لیکن اس صورت میں ظاہر ہونے والے منطقی نتائج قوم و ملک کے لئے بہت خوفناک ہوں گے۔ مثلاً :

۱) پاکستان بھارت کا طفیلی ملک بن کر رہ جائے گا۔

۲) امریکہ کی طرف سے چین کی ناکہ بندی اور گھیراؤ پر مبنی پالیسی کی تکمیل میں پاکستان کو امریکی مہرے کا کردار ادا کرنا ہو گا۔

۳) ملک کے کئی حصوں میں منقسم ہونے کی راہ ہموار ہو

جائے گی۔

۴) پاکستان کا نہ صرف اسلامی واحیائی کردار ختم ہو جائے گا بلکہ قیامِ پاکستان کے تمام خواب بھی بکھر کر رہ جائیں گے۔

ایٹمی دھماکہ کرنے کے لئے "ہمت مرداں" کے ساتھ ساتھ "مدد خدا" بھی حاصل کی جائے۔ پاکستان کا ایٹمی دھماکہ کرنا عالمی طاقتوں کے دباؤ کو مسترد کرنے کے مترادف ہو گا۔ قرآن و سنت کی بالادستی یعنی اسلامی نظام کے نفاذ کے ضمن میں بھی ہمیں اسلام دشمن عالمی طاقتوں اور امریکی دباؤ کا سامنا ہے۔ چنانچہ ایٹمی دھماکہ کے ذریعے ان عالمی طاقتوں کے دباؤ کو مسترد کرنے کے نتیجہ میں نفاذ اسلام کی راہ بھی ہموار ہو گی۔ اس طرح ہر قسم کے عالمی دباؤ کو مسترد کر کے چچا سام کو "سرخ جھنڈی" دکھانے کا یہ بہترین موقع ہو گا۔

قرآن و سنت کی بالادستی کے نفاذ سے ملک دستوری سطح پر اسلامی ریاست بن کر عالمی سطح پر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا نقطۂ آغاز بن جائے گا اور یوں احادیث نبویہؐ میں بیان کردہ پیشین گوئیوں کے مطابق حضرت مہدی کے لشکر کی تائید و نصرت کے لئے افغانستان اور پاکستان پر مشتمل مشرق کے علاقہ سے اسلامی فوجیں روانہ ہوں گی۔ پاکستان کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ خم ٹھونک کر عالمی دباؤ کو مسترد کر دے گو اس کے نتیجے میں وقتی طور پر ملک پر پابندیاں لگ جائیں گی اور ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تاہم اس کے لئے پیٹ پر پتھر باندھنے کے لئے ہمیں تیار رہنا ہو گا۔ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمارے پاس واضح لائحہ عمل موجود ہے۔ قرآن و سنت کی بالادستی کے نفاذ کے ساتھ ساتھ سودی نظام کا خاتمہ لازم ہو گا۔ مغربی ممالک کی جانب سے ممکنہ پابندیاں عائد ہونے کی صورت میں ہمارا لائحہ عمل یہ ہونا چاہئے' ہر قسم کے بیرونی و اندرونی قرضوں پر سود کی ادائیگی بند کر دی جائے اور قرآنی حکم کی رو سے اعلان کر دیا جائے کہ جب ملک کی معاشی حالت سدھر جائے گی تو سہولت کے ساتھ اصل زر واپس کر دیا جائے گا۔ سرمایہ دار اور تاجر طبقہ مملکت کے ذمہ واجب الادا قرضے معاف کرنے کا اعلان کر کے مشکل کی اس گھڑی میں قوم و ملک کے ساتھ وفاداری اور خیر خواہی کا حق ادا کرے۔

ہر قسم کے جدید' روایتی اور ایٹمی اسلحہ کی فراہمی اور تیاری قرآنی حکم ہے۔ چنانچہ بھارت کے ایٹمی دھماکوں کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے ایٹمی صلاحیت کا بھرپور مظاہرہ ہماری اہم قومی ضرورت ہی نہیں' ہمارا دینی و ملی فریضہ بھی ہے۔ نامور ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی بے پایاں صلاحیتیں بھی عطیہ خداوندی ہیں' ان حالات میں ایٹمی دھماکہ نہ کرنا اور جوش کی بجائے ہوش کی باتیں کرنا درحقیقت بزدلی کے مترادف ہے۔ اِس وقت جوابی ایٹمی دھماکہ کرنے کے بارے میں قومی سطح پر بے مثال اور عظیم تر اتفاق رائے اور غیر معمولی یک جہتی پائی جاتی ہے گویا پوری قوم ایٹمی دھماکہ کرنے کے بارے میں متفقہ سوچ کی حامل ہے۔ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو ہوں یا جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد' طاہر القادری ہوں یا مجید نظامی' سب ع "ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز" کے مصداق جوابی ایٹمی دھماکہ کے بارے میں ایک ہی موقف رکھتے ہیں۔

قومی سطح پر اس عظیم ترین اتفاق رائے کے باوجود ایٹمی دھماکہ کرنے میں تاخیر ملک و ملت کے لئے نقصان کا باعث ہے۔ "بی جے پی" کے نام سے بھارت میں انتہاپسند ہندو جماعت کے برسراقتدار آنے کے بعد حکمران جماعت کی جانب سے ایٹمی دھماکے کرنا گویا "ہندو بم" بنانے کے مترادف ہے۔ لہٰذا بھارت کے اس "ہندو بم" کے مقابلہ میں پاکستان کا "اسلامی بم" سامنے لایا جانا ضروری اور ناگزیر ہے۔ ایٹمی دھماکہ کر کے بی جے پی نے اپنے انتخابی منشور کے ایک حصے کو پورا کر دیا ہے جبکہ اس کے منشور کا اگلا قدم آزاد کشمیر پر حملہ ہے! بھارت کی انتہاپسند حکمران جماعت لازماً آزاد کشمیر پر حملہ کرے گی۔ بھارت کے اس متوقع حملہ سے بھی ایٹمی دھماکہ کر کے ہی بچا جا سکتا ہے۔ جوابی ایٹمی دھماکہ کرنے کے سلسلے میں مذہبی و سیاسی جماعتیں نواز شریف حکومت پر اپنا دباؤ بڑھائیں تاکہ حکومت عالمی رائے عامہ کو دھماکہ کرنے کے سلسلے میں عوامی دباؤ سے آگاہ کر سکے۔

ایٹمی دھماکہ کرنے کی صورت میں نہ صرف پاکستان کو ایران کی بھرپور تائید حاصل ہو جائے گی بلکہ ایران اور پاکستان باہمی طور پر پہلے سے قریب تر ہو جائیں گے۔ ممکنہ پابندیوں کی وجہ سے قوی امید ہے کہ قوم میں غیرت و حمیت کا جذبہ پروان چڑھے گا' قوم کی صلاحیتوں کو جلا ملے گی اور برادر مسلم ممالک سے بھی ہمیں ہر قسم کا تعاون حاصل ہو گا۔

اس نازک صورتحال کے تناظر میں یہ بات انتہائی افسوسناک ہے کہ ہماری دینی قیادت کی طرف سے بھی محض قومی غیرت و حمیت کے جذبہ کی دہائی دی جا رہی ہے اور ہمارے اکثر دینی زعماء اور قائدین نے بھی دین کے حوالے سے بات کرنے کی بجائے محض سیاسی بیان بازی کی پالیسی اپنا رکھی ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ دینی جماعتوں کے سربراہوں اور قائدین کی ترجیحات میں بھی سیاسی اور وقتی مفاد کا حصول زیادہ موثر نظر آ رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی متقاضی ہے کہ قومی و ملی جذبے کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ دینی جماعتیں ملک میں قرآن و سنت کی بالادستی کے نفاذ کے لئے بھی بامقصد جدوجہد کا راستہ اپنائیں تاکہ ہمیں اللہ کی مکمل تائید حاصل ہو سکے۔

ایک کمپیوٹر ڈسک (CD) میں پورے قرآن کا ترجمہ بمع مختصر تشریح !

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ

کی آواز میں قرآن مجید کی مختصر و جامع تشریح پر مبنی

دورۂ ترجمہ قرآن --- Compact Disk

تیار کر لی گئی ہے' ہدیہ -/175 روپے

نوٹ : یہ کمپیوٹر ڈسک امسال ماہ رمضان میں کراچی میں ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن پر مشتمل ہے۔

رابطہ : شعبہ سمع و بصر قرآن اکیڈمی

K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور۔ فون : 3-5869501 فیکس : 5834000

ایٹمی تجربہ سے گریز۔ اصل قصہ کیا ہے؟

مرزا ایوب بیگ' لاہور

۱۷/اگست کو بہاولپور کی فضاؤں میں رونما ہونے والے حادثے نے پاکستان کی سیاست میں بہت بڑا انقلاب برپا کیا۔ ضیاء الحق مرحوم کی آمریت کے خلاف پھیلی ہوئی نفرت کو ہمدردی کی لہر نے ڈھانپ لیا اور پاکستان پیپلز پارٹی جو یوں محسوس ہوتا تھا کہ نومبر ۸۸ء میں ہونے والے انتخابات میں سویپ کر جائے گی' ایوان میں سنگل لارجسٹ پارٹی کی حیثیت سے تو اُبھری تاہم اسے سادہ اکثریت بھی حاصل نہ ہو سکی۔ میاں نواز شریف نے ضیاء الحق کے جانشین اور سیاسی وارث ہونے کی حیثیت سے محترمہ بے نظیر بھٹو کا زبردست مقابلہ کیا۔ ۸۸ء کے انتخابات سے لے کر آج کے دن تک میاں صاحب اور محترمہ کے درمیان اقتدار کی جنگ جاری ہے اور عوام کا حال وہی ہو رہا ہے جو سانڈوں کی لڑائی میں گھاس کا ہوتا ہے۔ بے نظیر اقتدار میں آئیں تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ اُن کا اصل منشور نواز شریف کی بیخ کنی ہے۔ نواز شریف پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے تو ملک کی وزیر اعظم کی جو توہین صوبے کے وزیر اعلیٰ کے ہاتھوں مختلف اوقات میں ہوئی وہ بھی ہماری تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔ اقتدار کا میوزیکل چیئر گیم ان دونوں کے درمیان جاری ہے۔ قاضی حسین احمد' طاہر القادری اور عمران خان سمیت ہر کسی نے تیسری قوت بننے کی کوشش کی لیکن سب ناکام رہے۔ ۸۸ء سے میاں صاحب اور محترمہ سیاسی طور پر ایک دوسرے کو ختم کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں' ذہانت قوت اور وسائل اندرون ملک کے ساتھ ساتھ بیرون ملک اپنے تعلقات کو بھی استعمال کر رہے ہیں۔ بے نظیر بھٹو جب پہلی بار وزیر اعظم بنیں تو ملک کے صدر غلام اسحٰق خان تھے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف کے اُن سے ضیاء الحق کے حوالہ سے بہت قریبی تعلقات تھے۔ نواز شریف کو پارلیمانی نظام کے تقاضوں کے مطابق اسلام آباد میں اپنا رابطہ وزیر اعظم سے رکھنا چاہئے تھا لیکن وہ وزیر اعظم کو مکمل طور پر نظر انداز کر کے صدر سے رابطہ کرتے تھے۔ بالآخر وہ ٦ اگست ۱۹۹۰ء کو صدر اسحاق خان کے ہاتھوں اسمبلیاں تڑوانے میں کامیاب ہو گئے۔

اس واقعے سے دو دن قبل یعنی ۴/اگست ۱۹۹۰ء کو امریکہ' عراق کویت جنگ میں ملوث ہوا تھا۔ صدر غلام اسحاق خان نے موقعہ غنیمت جانا اور امریکہ کی چہیتی وزیر اعظم کو چلتا کیا اور اس کے خاوند آصف زرداری کو جیل بھیج دیا۔ امریکی صدر جارج بش نے عراق کے ساتھ دوران جنگ نیو ورلڈ آرڈر کے منصوبے کا واشگاف اعلان

تجزیہ

کیا۔ امریکی نقطہ نظر سے اُن کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پاکستان میں بے نظیر کا وزیر اعظم ہونا زیادہ سود مند ہو سکتا تھا' لہٰذا پاکستان میں ایک جعلی بحران پیدا کر کے نواز شریف کو چلتا کیا گیا۔ اس مرتبہ غلام اسحاق خان کو امریکہ نے بڑی کامیابی سے استعمال کیا' حیران کن بات یہ ہے کہ بے نظیر نے بھی تمام اخلاقی اور سیاسی اصولوں کو نظر انداز کر کے غلام اسحاق خان کا ساتھ دیا۔ چنانچہ بے نظیر ایک بار پھر ایک کمزور اور غیر موثر حکومت قائم کرنے میں بمشکل کامیاب ہو گئیں۔ امریکہ کا خیال تھا کہ کمزور حکومت سے من پسند اور اپنے مفاد کے مطابق فیصلے کروانے آسان ہوں گے لیکن مرد اول آصف زرداری کی "حرکات" نے بے نظیر حکومت کو غیر مقبول ہی نہیں ایک ناپسندیدہ حکومت بنا دیا' لہٰذا وہ امریکہ کے کسی کام کی نہیں رہی تھیں۔ یہ وہ وقت تھا جب نواز شریف بڑی ابتلاء میں تھے' یہاں یہ ذکر کرنا از حد ضروری ہے کہ بے نظیر ایک جاگیردارنی ہے اور نواز شریف ایک صنعت کار ہے' وقت کی کوئی حکومت جاگیردار کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی جبکہ صنعت کار ہر حال میں حکومت وقت کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔ نواز شریف اس وقت ایک دوراہے پر تھے' اُن کی سیاسی حیثیت اور مقبولیت کا کلی انحصار اینٹی بے نظیر ووٹ پر تھا' اگر وہ اپنی صنعتی اسٹیٹ بچانے کے لئے بے نظیر کے سامنے معمولی سی لچک کا مظاہرہ بھی کرتا تو اس کی سیاسی موت واقع ہو جاتی۔

یہ وہ وقت تھا جب امریکہ نے گرم لوہے پر ضرب لگائی۔ وہ بھی اچھی طرح جان چکا تھا کہ خطے میں اس کے مفادات کو آگے بڑھانے کے لئے پاکستان میں ایک انتہائی مقبول اور طاقتور حکومت کی ضرورت ہے جس کے اٹھائے گئے اقدامات کو وہاں کی عوام شک و شبہ کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ لہٰذا مسلم لیگ سے امریکی رابطے شروع ہوئے اور مسز رابن رافیل نے مری میں اُس وقت کے اپوزیشن لیڈر میاں نواز شریف سے مذاکرات کئے اور معاملات کو آخری شکل دی۔

قارئین ندائے خلافت کے ذہنوں میں یقیناً یہ سوال پیدا ہوا ہو گا کہ آیا راقم وہاں موجود تھا یا اسے الہام ہوتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ اللہ کو آنکھ سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ عقل سے پہچانا جاتا ہے۔ بعد کے حالات و واقعات جس طرح اور جس ترتیب سے پیش آ رہے ہیں وہ اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ نواز شریف دوبارہ باقاعدہ ایک معاہدے کے تحت برسر اقتدار لائے گئے۔ آصف زرداری جس لوٹ مار میں مصروف تھے اس کی بازگشت اگرچہ غیر ملکی پریس میں کچھ نہ کچھ پہلے بھی سنی جا رہی تھی لیکن یکلخت فارن پریس میں ان کی کرپشن کے ذکر میں مبالغہ آمیز حد تک اضافہ ہو گیا اور بے نظیر کو بھی اس کے ساتھ بریکٹ کیا گیا۔ کسی زمانے میں مغربی اور امریکی میڈیا نے بے نظیر کا ایسا امیج قائم کیا تھا کہ پاکستان کا ہر سیاست دان رشک کرتا تھا لیکن اچانک مغربی میڈیا نے اسے فلپائن کے سابق صدر مارکوس اور اس کی بیوی کی طرح کرپٹ کہنا شروع کر دیا۔ سرے محل کا اولین ذکر نیویارک ٹائمز ہی میں کیا گیا۔ سرے محل کا نہ صرف ذکر سامنے آیا بلکہ اپوزیشن کو اس کے ثبوت فراہم کئے گئے جو اس نے قومی اسمبلی میں پیش کئے۔ بینک اکاؤنٹس کا ذکر چھڑا تو سوئٹزرلینڈ' برطانیہ' آسٹریلیا اور یورپ کے مختلف ممالک میں دو چار نہیں کئی درجن اکاؤنٹس موجود ہونے کا راز فاش کیا گیا اور پھر سوئس بینکوں نے یہ اکاؤنٹس منجمد بھی کر دیئے حالانکہ ایسا کرنا بینک کے مفاد کے خلاف تھا' یہ بینک تو بنے ہی دنیا بھر

کے کالے دھن کو جمع کرنے کے لئے ہیں لیکن یقیناً انتہائی طاقتور حلقوں کی جانب سے ایسا کرنے کے لئے ان پر دباؤ ڈالا گیا ہو گا۔ راقم کو سابقہ بدعنوان حکمران جوڑے کا دفاع نہیں کرنا' ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ تھا تبھی تو سامنے آیا۔ اس وقت کہنے کی بات یہ ہے کہ کیا یورپ اور امریکی میڈیا کو اس دولت اور جائیداد کے موجود ہونے کا علم پہلے نہیں تھا' اصل مقصد یہ تھا کہ پاکستان میں نواز شریف کو مکمل واک اوور مل جائے' اس کا سیاسی حریف اپنے ہم وطنوں کی نگاہوں میں نفرت کا سمبل بن جائے' اسے اتنی قوت حاصل ہو جائے کہ وہ صدر کے ہاتھ سے اسمبلی شکن ہتھوڑا چھین لے اور اس کی عوامی قوت سے حساس اداروں پر بھی ہیبت طاری ہو جائے۔

قارئین ندائے خلافت کو یاد ہو گا کہ معراج خالد کی عبوری حکومت نے ایسے انتخابی قوانین مرتب کئے تھے جن کی وجہ سے میاں نواز شریف اپنے بینک قرضوں کے حوالہ سے نااہل قرار پا رہے تھے جس پر نواز شریف صاحب نے عبوری حکومت کو ایک خط بھی لکھا تھا' لہٰذا قانون میں ایسی بھونڈی ترمیم کی گئی جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ محض ایک شخص کو قانون کی زد سے بچایا گیا ہے۔ قارئین کو یہ بھی یاد ہو گا کہ فروری ۹۷ء کے انتخابات مقررہ تاریخ کے بالکل قریب آ جانے کے باوجود ان کا انعقاد بالکل غیر یقینی تھا' درحقیقت میاں نواز شریف کو سمجھایا جا رہا تھا کہ معاملات کو مکمل طور پر طے کر لو ورنہ ہم سب کچھ ان عبوری حکمرانوں سے طے کر لیں گے' اسی لئے دو یا تین سال کی عبوری حکومت کی باتیں بھی سامنے آ رہی تھیں۔

اب سوال یہ ہے کہ امریکہ اور نواز شریف کے درمیان کیا طے ہوا۔ ایسا نہیں کہ امریکہ نے نواز شریف کو کہا ہو گا کہ آپ کے دور میں بھارت ایٹمی دھماکہ کرے گا لیکن پاکستان ایٹمی دھماکہ نہ کرے' بلکہ اس خطے میں اپنی آئندہ پالیسی کے خدوخال بتائے گئے ہوں گے اور نواز شریف سے اسے فالو کرنے کی یقین دہانی حاصل کی گئی ہو گی۔ مثلاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ چین علاقے بلکہ عالمی امن کے لئے خطرہ بنتا جا رہا ہے' بھارت سے دشمنی نے آپ کو کیا دیا ہے' بھارت ایک بہت بڑی منڈی ہے ہم اسے نظرانداز نہیں کر سکتے' بھارت ایک بہت بڑی عسکری قوت بن چکا ہے کشمیر اس سے چھینا نہیں جا سکتا' شاید مذاکرات کے ذریعے وہ کچھ لو اور کچھ دو کا معاملہ کرے۔ بھارت اس علاقے کی نگرانی بہتر انداز میں کر سکتا ہے آپ کا مفاد بھی بھارت سے تعاون اور اس سے تمام تنازعات ہر حالت میں ختم کر دینے میں ہے' بھارت کی قوت کو اعلانیہ نہ سہی عملاً قبول کر لینا بالآخر پاکستان کو فائدہ دے گا' چین کے عزائم چونکہ انتہائی خطرناک ہیں' خطے میں صرف بھارت ہی اس کا مقابلہ کر سکتا ہے لہٰذا پاکستان بھارت کا مدمقابل بننے کی بجائے چین کی مہم جوئی کو ختم کرنے کے لئے بھارت کا دست و بازو بنے تاکہ دونوں ممالک مشترکہ طور پر چین کے خطرے سے نمٹ سکیں' پاکستان بھارت سے تجارتی تعلقات قائم کرے ثقافتی اور سفارتی سطح پر بھارت سے میل جول بڑھائے پھر یہ کہ جب بھارت سے دشمنی ختم ہو جائے گی تو اتنی بڑی فوج کی پاکستان کو ضرورت نہیں رہے گی اور اُس کے دفاعی اخراجات کم ہو جائیں گے جس سے وہ اندرون ملک ترقیاتی کاموں میں اضافہ کر سکے گا ـــــ ملک ترقی کرے گا' خوشحالی آئے گی تو لوگ سب کچھ بھول بھال جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔

اب ان باتوں کو ذہن میں لا کر نواز حکومت کا طرز عمل اور نواز شریف کے بیانات پر غور فرمائیں تو بات خود بخود واضح ہو جائے گی۔ کشمیر میں ظلم و تشدد بڑھتا چلا جا رہا ہے اور نواز شریف گڈمین گجرال کی دہائی دے رہے ہیں اور اس کی شخصیت کی نفاست کا چرچا کر رہے ہیں' بھارت کو غیر مشروط طور پر مذاکرات کی دعوت دے رہے ہیں' بھارت سے دوستی کا ہاتھ ہی نہیں بڑھا رہے بلکہ اس کے آگے بچھے جا رہے ہیں۔ ڈاؤن سائزنگ کا آغاز سول انتظامیہ سے کرتے ہیں لیکن اتنی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ وہ اسے موخر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہاں یہ بات نوٹ کی جائے کہ چونکہ سب کچھ اقتدار کے حصول کی خاطر کیا جاتا ہے لہٰذا اگر معاہدے کی کسی شق پر عمل درآمد سے ملک میں مخالفت کا طوفان اٹھتا ہے اور اقتدار ہی خطرے میں آ جاتا ہے تو اسے موزوں وقت تک کے لئے موخر کیا جا سکتا ہے۔ امریکہ کا پہلا آپشن یہ تھا کہ پاکستان اور بھارت مذاکرات اور افہام و تفہیم سے کشمیر کا مسئلہ طے کر لیں' کشمیر کا کوئی حصہ پاکستان کو دینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن کشمیر میں طویل گوریلا جنگ کے ہاتھوں تنگ آ کر اگر بھارت یہ حل قبول کر لے کہ پاکستان کو آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات جو اُس کے پاس ہیں وہ مستقلاً اس کے حوالہ ہو جائیں گے۔ جموں لداخ اور نواحی علاقے بھارت کو مل جائیں اور وادی سری نگر کو آزادی مل جائے تو امریکہ کے لئے سہولت ہو جائے گی اور وہ چین کے پہلو میں خود موجود رہ سکے گا' لیکن بھارت کشمیر کا ایک انچ خالی کرنے کو تیار نہ ہوا اور پاکستان کے لئے یہ ممکن نظر نہیں آ رہا تھا کہ وہ کشمیر کی صورتحال کو جوں کا توں قائم رکھ کر بھارت کے ساتھ دوستی بھی قائم کر سکے گا اور خوشی خوشی اس کے کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر چین کے خلاف ڈٹ کر کھڑا ہو جائے گا۔ اگرچہ نواز شریف پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ مجھے تو مینڈیٹ ہی بھارت سے اچھے تعلقات قائم کرنے کے لئے ملا ہے لیکن مسلم لیگ کے اندر سے بھی اس معاملے میں انہیں سپورٹ نہیں مل رہی تھی۔ لہٰذا امریکہ نے دوسرا آپشن اختیار کرنے کا فیصلہ کیا یعنی ڈراؤ دھمکاؤ اور خوفزدہ کرو۔ ایسا کرنا گجرال کے بس کی بات نہیں تھی اور بی جے پی اس معاملے میں بڑی شہرت حاصل کر چکی تھی' لہٰذا ایک ایشو کھڑا کر کے گجرال حکومت کو گرا دیا گیا۔ امریکہ جانتا تھا کہ نئے انتخابات میں بی جے پی کی حکومت کامیاب ہو جائے گی اگرچہ انتخابات میں سونیا گاندھی کے عین موقع پر ٹپک پڑنے سے بی جے پی کو نقصان پہنچا ورنہ وہ سادہ اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی۔ لہٰذا بی جے پی پاکستان کو خوفزدہ کرنے کے لئے پانچ ایٹمی دھماکے کر چکی ہے' آزاد کشمیر پر حملہ کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں' خوف و ہراس پھیلانے کے لئے پی آئی اے کا طیارہ اغوا کرنے کی کوشش ہوئی ہے جو پائلٹ کی حاضر دماغی اور ذہانت سے ناکام ہو گئی ہے۔ اقتصادی پابندیوں کی باتیں ہو رہی ہیں' مقصد یہ ہے کہ پاکستان جوابی ایٹمی دھماکہ نہ کر کے عملاً بھارت کی بالادستی کو قبول کر لے۔ آنے والے وقت میں ایسے اقدامات کئے جائیں گے جس سے بالادستی اور زبردستی مزید مبرہن اور واضح ہو جائے گی۔

صاف طور پر محسوس ہو رہا ہے کہ ایٹمی دھماکہ نہ کرنے کا فیصلہ سیاسی سطح پر ہو چکا ہے۔ اب صرف ایک امید ہے کہ عسکری سطح پر دھماکہ کرنے کا فیصلہ ہو جائے اور حکومت کو اس پر مجبور کر دیا جائے' اس لئے کہ فوج کے اپنے تقاضے ہیں۔ روایتی ہتھیاروں میں دونوں ممالک کے درمیان توازن بری طرح بگڑ چکا ہے۔ پاکستان اگر ایٹمی دھماکہ نہیں کرتا تو بھارتی جارحیت کا شدید خطرہ ہے' چنانچہ پاکستان کے لئے اپنی سلامتی کو قائم رکھنا بہت دشوار ہو جائے گا۔ بھارتی ایٹمی تجربات کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں' کشمیری لیڈر سید شبیر شاہ نے بھارت سے غیر مشروط مذاکرات پر آمادگی کا اظہار کر دیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بدلے ہوئے حالات میں ہمیں اپنی پالیسی میں تبدیلی کرنا ہو گی۔ سید شبیر شاہ جن کی عمر اس وقت پچاس سال ہے' ان پچاس سالوں میں انہوں نے بیس سال جیل میں گزارے ہیں اور ایمنسٹی انٹرنیشنل انہیں ضمیر کا قیدی قرار دے چکی ہے۔ بھارت کے ایٹمی تجربے کا جواب نہ دیا گیا تو کشمیر کی جنگ آزادی بری طرح متاثر ہو گی اور تمام چھوٹے ہمسائے ہر معاملے میں بھارت کی طرف دیکھیں گے۔ مسلمان ممالک میں پاکستان اپنی قدر و قیمت کھو دے گا اور وہ بھارت سے روابط بڑھانے میں عافیت محسوس کریں گے۔ سارک میں بھارت کی حیثیت چودھری کی ہو گی لہٰذا ایٹمی دھماکہ کرنا پاکستان کی دفاعی ضرورت ہے۔ پاکستان کی عزت و وقار کو قائم رکھنے

(باقی صفحہ ۷ پر)

خلیفۂ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت

تحریر و تحقیق : فرقان دانش

اندرونی شورشوں کی وجہ سے اگرچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع کرنے کا موقع نہ مل سکا مگر انہوں نے تمام بغاوتوں کا نہ صرف جواب دیا بلکہ تمام اسلامی علاقوں پر مسلمانوں کا قبضہ مستحکم کیا۔ مسلمانوں کو بحری راستے سے ہندوستان کی طرف پیش قدمی کی اجازت بھی آپؓ ہی کے دور میں ملی۔ علاوہ ازیں آپؓ نے مملکت اسلامیہ کا نظم و نسق اس خوبی سے چلایا جو ایک خلیفہ راشد کے شایان شان ہی ہو سکتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپؓ کے رفیق حضرت ضرار بن ضمرہ اسدی سے ان کے معمولات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں جو نقشہ کھینچا اس سے بحیثیت خلیفۃ المسلمین آپ کے عظیم کردار کا کچھ اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

"حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑے بلند نظر، عالی ہمت اور بے پناہ طاقت کے مالک تھے۔ ہمیشہ حق و انصاف سے فیصلہ فرماتے، گفتگو فرماتے تو علم و حکمت کا چشمہ ابلتا۔ رات اور رات کی تاریکی سے خوش رہتے۔ آنکھیں پرنم اور ہر وقت فکر و غم میں مبتلا رہتیں۔ معمولی اور موٹا جھوٹا کپڑا پسند فرماتے۔ غذا غریبانہ اور سادہ مرغوب تھی۔ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تو سلام اور مزاج پرسی میں پہل فرماتے۔ ہماری دعوت بآسانی قبول فرما لیتے۔ دینداروں کی عزت اور مسکینوں سے محبت فرماتے تھے لیکن اس تواضع اور انکساری کے باوجود کسی طاقتور اور دولت مند کی یہ ہمت نہیں تھی کہ ان سے غلط فیصلہ کروا سکے اور کمزور کو ان کے عدل و انصاف پر بھروسہ ہوتا تھا"۔

اس کے بعد حضرت ضرارؓ نے فرمایا :

"ایک رات میں نے ان کو ایسی حالت میں دیکھا کہ آپ مسجد کے محراب میں کھڑے تھے اور اس طرح رو رہے تھے جیسے دل پر کوئی چوٹ لگی ہو اور فرما رہے تھے۔ اے دنیا! تو نے میرا امتحان لینے اور مجھے بہکانے کی ہمت کی ہے۔ لیکن تجھے میرے پاس سے مایوس ہونا پڑے گا، جا کسی اور کو فریب دے۔ میں نے تجھے تین طلاقیں دیں کہ جن کے بعد رجعت کا کوئی سوال نہیں۔ تیری عمر بہت کم، تیرا عیش بے حقیقت اور تیرا خطرہ زبردست ہے۔ ہائے زاد راہ کس قدر کم ہے جبکہ سفر طویل ہے اور راستہ وحشت ناک ہے"۔

یہ سن کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا "خدا ابو الحسنؓ پر رحم کرے۔ واللہ وہ ایسے ہی تھے"۔ پھر امیر معاویہؓ نے ضرار سے پوچھا "تمہیں ان سے جدائی کا کتنا غم ہے"۔ انہوں نے کہا "جتنا اس عورت کا جس کا اکلوتا بیٹا اس کی گود میں ذبح کر دیا گیا ہو"۔

حضرت رضی اللہ عنہ سے متعلق چند مزید واقعات حسب ذیل درج ہیں جن میں آپؓ کے دورِ خلافت کی جھلکیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔

سادگی

ایک دفعہ عبداللہ بن زریر نامی صاحب آپؓ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے۔ دسترخوان پر انتہائی سادہ کھانا تھا۔ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین آپؓ اگر گوشت تناول فرمایا کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا "خلیفہ وقت کو مسلمانوں کے مال میں صرف دو پیالوں کا حق ہے ایک خود کھائے اور دوسرا عامۃ الناس کو پیش کرے۔

مجھے شرم آتی ہے کہ!

ایک بار عید سے پہلے لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپؓ کے لباس میں پیوند لگے ہوئے ہیں اگر آپ عید کے دن کے لئے نیا جوڑا خرید لیں تو کیا اچھا ہو؟ فرمایا "مجھے شرم آتی ہے کہ میں تو نئے کپڑے پہنوں اور ہزاروں مسلمان بوسیدہ لباس میں ہوں"۔

محبت ہو تو ایسی ہو!

جب کہیں سے مال آتا تو سارے کا سارا مسلمانوں میں تقسیم کر دیتے نہ اپنے لئے کوئی خاص چیز منتخب فرماتے اور نہ ہی تقسیم میں اپنے عزیز و اقارب کو ترجیح دیتے۔ ایک بار کہیں سے نارنگیاں آئیں۔ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما نے ایک ایک نارنگی اٹھا لی۔ حضرت علیؓ نے ان سے نارنگیاں فوراً واپس لے لیں اور لوگوں میں تقسیم کر دیں"۔

موتیوں کا ہار!

ایک مرتبہ بصرہ سے موتیوں کا ایک ہار آیا۔ حضرت علیؓ کی صاحبزادی نے بیت المال کے نگران حضرت ابن ابی رافع سے یہ ہار عاریتاً مانگ لیا کہ وہ اسے عید کے دن پہن کر واپس کر دیں گی۔ حضرت علیؓ کی نظر اس پر پڑی تو پوری تفصیل معلوم کی اور ابن ابی رافع سے کہا "تم بھی خیانت کرنے لگے، اگر آئندہ ایسی حرکت کی تو سزا نہیں بچ سکو گے۔ اگر میری بیٹی نے یہ ہار عاریتاً نہ منگایا ہوتا تو یہ پہلی ہاشمی لڑکی ہوتی جس کے ہاتھ چوری کے الزام میں قطع کراتا"۔ اس پر آپؓ کی صاحبزادی نے عرض کیا "امیر المومنین میں آپ کی بیٹی ہوں۔ مجھ سے زیادہ ہار کا مستحق کون ہو سکتا ہے۔ فرمایا "بیٹی کیا مہاجرین اور انصار کی تمام لڑکیاں عید پر ایسا ہار پہنیں گی"۔ وہ خاموش ہو گئیں حضرت علیؓ نے ہار ان سے لے کر بیت المال میں جمع کرا دیا"۔

بقیہ : مقابل ہے آئینہ

ایک انجام سے دوچار ہونا پڑے گا۔

امت کے تصور کو اجاگر کرنے کی بات لائق صد ستائش ہے مگر ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ اس طرف کوئی قدم بڑھتا بھی ہے کہ نہیں۔ پچاس برس سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ قومیتوں کی آکاس بیل کی آبیاری کی جا رہی ہے۔ ثقافت کے نام پر چار قومیتوں کے تصور کو پختہ کر دیا گیا ہے اب تو پانچویں قومیت بھی خم ٹھوک کر میدان میں آ گئی ہے۔ نظام تعلیم میں ایسی کوئی چیز شامل نہیں ہے جس سے وحدت امت کا تصور اُبھرے اور بچے کم سنی ہی سے اس تصور کو اپنائیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے صدر گرامی نے جو بات کہی ہے وہ اس پر کس حد تک عمل کرتے ہیں۔ دو من وعظ کو ایک پلڑے میں رکھ دیجئے اور دو تولہ عمل دوسرے پلڑے میں رکھ دیجئے، یہ دو تولہ عمل پلڑے کو جھکا دے گا۔

بقیہ : تجزیہ

بھارت کو من مانی کارروائیاں کرنے سے روکنے کے لئے، امریکہ کو شتر بے مہار بننے سے، اور عوام میں احساس تحفظ اور اعتماد پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ فی الفور جوابی ایٹمی دھماکہ کیا جائے۔ حکومت پاکستان کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ "خوف کوئی پالیسی نہیں ہے اور غلامی کوئی آپشن نہیں ہے" اقتصادی پابندیاں ان شاء اللہ پاکستان کے لئے باعث رحمت ہوں گی اور حکومت کو یہ بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ اقتدار ڈھلتی چھاؤں ہے وہ سدا کسی کے پاس نہیں رہا ہے نہ رہے گا تاریخ میں صلاح الدین ایوبی کا نام بھی ہے اور میر جعفر کا بھی، انسان کو خود فیصلہ کرنا ہوتا ہے اُس کا نام کس کے ساتھ آئے؟ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موجودہ حکمرانوں کو ایسی سوچ اور ایسا عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ تاریخ میں ان کا نام اول الذکر کے ساتھ آئے۔ آمین

بھارت کے کٹر ہندوؤں کو منہ توڑ جواب دینے کیلئے دھماکہ ضروری تھا، ڈاکٹر اسرار

دھماکہ کے نتیجہ میں سخت پابندیاں لگیں گی لیکن عوام میں نیا جذبہ پیدا ہوگا، نئی قیادت سامنے آئے گی جو ہمارے مسائل حل کرنے میں کامیاب ہو سکے گی

علامہ طاہر القادری کی پہلی ترجیح دین نہیں سیاست ہے، عوامی اتحاد پیپلز پارٹی کی ایکسٹینشن ہے، دھماکہ سے قبل قومی حکومت کا مطالبہ درست نہیں

یہودی اور عیسائی گٹھ جوڑ اسلام کیخلاف سازشیں کر رہا ہے، توہین رسالتؐ ایکٹ میں تبدیلی کی اجازت نہیں دیں گے البتہ انکوائری کی تجویز غالب ہے: "خبریں" کو انٹرویو

لاہور (انٹرویو: ممتاز شفیع) تنظیم اسلامی کے امیر اور داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ بھارت کے بنیاد پرست ہندوؤں کے ایٹمی دھماکوں کا منہ توڑ اور فوری جواب ضروری ہے۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کیا تو نہ صرف بھارت کی بالادستی کا خاتمہ ہوگا بلکہ عوام میں نیا قومی جذبہ پیدا ہوگا اور نئی قیادت سامنے آئے گی، یہی قیادت پابندیوں کا مقابلہ کر سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی دھماکے سے پہلے قومی حکومت بنانے کا مطالبہ درست نہیں۔ طاہر القادری کی پہلی ترجیح دین نہیں، سیاست ہے۔ عوامی اتحاد تو پیپلز پارٹی کی ایکسٹینشن ہے۔ توہین رسالتؐ قانون میں تبدیلی کی اجازت نہیں دی جاسکتی البتہ ایف آئی آر درج ہونے سے پہلے انکوائری کرانے کی تجویز مناسب ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر اسرار احمد نے امریکہ سے وطن واپس پہنچنے کے بعد "خبریں" کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔ ڈاکٹر اسرار احمد اپنے گھٹنوں کے آپریشن کے لئے امریکہ گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے حوالے سے کہا کہ ایٹمی پروگرام مکمل کر کے اسے بروئے کار لانا ہمارا دینی فریضہ ہے۔ قیام پاکستان اور پھر ایٹمی صلاحیت کا حصول معجزانہ امر ہیں۔ دشمن کے مقابلے میں "جنگی صلاحیت" کا حاصل کرنا ہی کافی نہیں، اس کا ظاہر ہونا بھی ضروری ہے، امریکہ نے ہر مرحلے پر دباؤ ڈال کر ہمیں محتاج رکھنے کی کوشش کی ہے۔ مشیت ایزدی نے ہمیں ایٹمی صلاحیت عطا فرمادی ہے تو بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے بعد جواب دینا ضروری ہے ورنہ پاکستان ہمیشہ کیلئے بھارت کا طفیلی بن کر رہ جائے گا، امریکہ چین کو محدود کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور پھر پاکستان کی اسے ضرورت نہیں رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ایٹمی دھماکے کے بعد یقیناً سخت پابندیاں لگیں گی، جن کے بارے میں کسی کو تشویش کی ضرورت نہیں کیونکہ دھماکہ کرنے پر اتفاق رائے موجود ہے۔ انہوں نے بے نظیر کی طرف سے قومی حکومت کے مطالبے کے بارے میں کہا کہ ایٹمی دھماکے سے پہلے اس قسم کا مطالبہ درست نہیں، البتہ ایٹمی دھماکے کے بعد اس مطالبے پر غور کیا جاسکتا ہے لیکن موجودہ سیاستدانوں پر مشتمل قومی حکومت بننے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ ایٹمی دھماکے کے بعد یقیناً نئی قیادت ملے گی اور وہی ہمارے مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو سکے گی۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ بھارت کے ایٹمی دھماکے بنیاد پرست ہندوؤں کے دھماکے ہیں، جن کا جواب اسلامی بم سے دینا ضروری ہے۔ پاکستانیوں کو یہ فرض کفایہ جلد از جلد ادا کرنا چاہئے۔

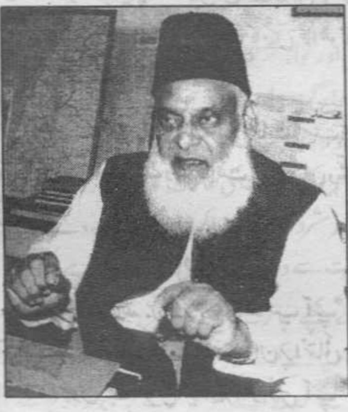

تحریک خلافت کے داعی ڈاکٹر اسرار "خبریں" کو انٹرویو دے رہے ہیں۔

توہین رسالتؐ قانون کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ سے یہودی اور عیسائی گٹھ جوڑ ہو چکا ہے اور اب وہ اسلام کے خلاف مشترکہ سازشیں کر رہے ہیں۔ ان سازشوں کو غیرت ایمانی اور مجاہدانہ کردار سے ناکام بنایا جاسکتا ہے۔ وہ ہمیں سیکولرزم کی طرف لانا چاہتے ہیں۔ علمائے کرام اور دینی سوچ رکھنے والوں کو زبردست اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ عوام توہین رسالتؐ قانون میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہیں کریں گے البتہ مقدمہ درج کرنے سے پہلے مجسٹریٹ کی انکوائری کی تجویز درست معلوم ہوتی ہے۔ عوامی اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دستور میں اسلام کے حوالے سے خلا کو پُر کرنے کیلئے بے نظیر اور طاہر القادری کی طرف سے کہا گیا کہ نواز شریف سے خیر کی توقع نہیں لیکن اب وہ آل پارٹیز کانفرنس میں حکومت کے نمائندوں کو بلواتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں دو پارٹیوں کی اہمیت برقرار رہے تو یہ جمہوریت کیلئے بہتر ہوگا اور یہی اس اتحاد کا مثبت پہلو ہو سکتا ہے۔

خبرنامہ افغانستان

اقوام متحدہ سے خیر کی توقع نہیں، اسلام دنیا پر راج کرنے والا ہے

اسلامی امارت افغانستان کے مرکزی وزیر صحت کے رہنما ملا محمد عباس نے کہا ہے کہ ہماری وزارت کے ہسپتال مرکز اور صوبوں میں عوام کی بھرپور خدمت کر رہے ہیں۔ سیاسی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ غیر جانبدار ادارہ نہیں ہے، ان سے خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ انہوں نے کہا کہ آج فرانس میں اسلام کو دوسرے بڑے مذہب کی حیثیت حاصل ہے۔ اس طرح امریکہ میں بھی آج اسلام نے دوسرے بڑے مذہب کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالمی سطح پر اسلامی تحریکیں تیزی سے اٹھ رہی ہیں اور عنقریب منظم طریقے سے اسلام پوری دنیا پر حکمرانی کرنے والا ہے۔

انصاف کی فراہمی کیلئے ہمارے دروازے دن رات کھلے ہیں

صوبہ ہرات کے آئی جی پولیس ملا عبدالحق نے کہا ہے کہ صوبے میں امن و امان صحیح معنوں میں بحال ہے اور اسلحہ کی جمع آوری کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہرات کے غیرت مند عوام ابتداء سے ہمارے ساتھ ہیں اور ان کے جوان آج بھی مختلف محاذوں پر باغیوں کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چوروں اور ڈاکوؤں کی سرکوبی ہمارا مشترکہ فریضہ ہے۔ ہرات کے مجاہد عوام سے ہمیں یہی توقع ہے کہ وہ حسب سابق اسلام دشمن عناصر کی سرگرمیوں اور ان کے مذموم مقاصد کو نہ صرف ناکام بنائیں گے بلکہ اسلامی امارت کے استحکام کی خاطر اپنی پوری قوت صرف کر کے تعمیر نو کے کاموں میں مدد و تعاون کریں گے۔

(بشکریہ: ضرب مومن، کراچی)

اسلامی بم دھماکے میں تاخیر تاریخی غلطی ہوگی

—— تحریر : مرزا ندیم بیگ ——

ایٹمی طاقت کے نشے میں چور بھارت کی غیر مستحکم مگر انتہاپسند حکومت نے ایٹمی دھماکوں کے بعد آزاد کشمیر پر بھی حملے کی دھمکی دے دی ہے۔ بھارتی حکومت نے اقتدار میں آنے سے قبل اپنی عوام کے سامنے دونکاتی ایجنڈے کا اعلان کیا تھا جس میں سرفہرست بھارت کی ایٹمی صلاحیت میں اضافہ اور ثانیاً آزاد کشمیر پر قبضہ شامل تھا۔ اس ایجنڈے کا جزو اول گزشتہ دنوں اپنی تکمیل کو پہنچا اور بھارت نے ایک یا دو نہیں بلکہ پانچ دھماکے کرکے نہ صرف ان ممالک کے منہ پر طمانچہ مارا ہے جنہوں نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کئے ہیں بلکہ اپنے آپ کو جنوبی ایشیا کی سپر طاقت بھی بنالیا ہے۔

بھارت کے ایٹمی دھماکوں پر پاکستان کی مستحکم مگر "بے بنیاد" حکومت کا ردعمل کوئی حوصلہ افزاء نہیں ہے حالانکہ پاکستان سے بہتر ردعمل آسٹریلیا' نیوزی لینڈ اور جاپان نے ظاہر کیا ہے کہ فوری طور پر اپنے سفیر واپس بلوا لئے جبکہ پاکستان کی نواز حکومت محض بیانات پر قوم کو ٹرخا رہی ہے۔ حالانکہ یہ بیان بھی دیا گیا کہ پاکستان کے پاس بھارت سے بہتر اور جدید ایٹمی ٹیکنالوجی ہے مگر تاحال دھماکے کے لئے سوچ بچار کیا جارہا ہے جبکہ دوسری جانب پاکستانی عوام کی اکثریت یہ گمان کئے بیٹھی ہے کہ پاکستانی حکومت ایٹمی دھماکہ کرکے عوامی امنگوں کی تکمیل کرے گی۔ مگر دھماکے کے ضمن میں حکومتی تاخیر پاکستانیوں کے مورال کو پست کرنے اور عوامی توقعات پر اوس ڈالنے کا باعث بن رہی ہے جبکہ دوسری جانب کچھ حکومت نواز دانشور اپنے مضامین کے ذریعے لوگوں کو یہ سوچ دینے کی کوشش کررہے ہیں کہ پاکستان کو ایشیائی ٹائیگر بننے کے ضمن میں ایسی احمقانہ کوشش سے اجتناب کرنا چاہئے۔

اسی سلسلے میں گزشتہ اتوار وزیراعظم پاکستان نے لاہور میں اپنی رہائش گاہ پر منعقدہ کھلی کچہری میں بھی "عام لوگوں" سے دھماکے کے ضمن میں رائے لی جنہوں نے بالاتفاق یہ رائے دی کہ پاکستان کو کسی ایسی حرکت سے ہرگز ہرگز باز رہنا چاہئے۔

پاکستان ایٹمی دھماکے سے اگر اس لئے باز رہے کہ اسے ایشیائی ٹائیگر بننا ہے اور اپنی اقتصادی صورحال کو سنبھالا دینے کے بعد یہ اقدام کرنا چاہئے تو ہمیں ایسی دانشورانہ اور حکومتی سوچ پر سوائے افسوس کہ اور کچھ نہیں کرنا کیونکہ ایشیائی ٹائیگر بننے کے لئے وزیراعظم صاحب جن دو ملکوں کو قابل تقلید سمجھتے تھے ان میں ایک ملائشیا اور دوسرا انڈونیشیا ہے لیکن چشم فلک نے یہ منظر دیکھا ہے کہ کس طرح سے یہود وہنود نے باہمی سازش کے تحت ان کی اقتصادی حالت کا جنازہ نکال کر انہیں ٹائیگر سے گیدڑ بنادیا۔

بحیثیت مسلمان ہمیں قرآن سے رہنمائی لینا ہوگی جو واضح ہے کہ "دشمن کے مقابلے میں تیاری مکمل رکھو"۔ اس واضح حکم کے بعد بھی ہم اس معاملہ میں کوتاہی برتیں تو ہمارا انجام بھی دنیا میں ذلت ورسوائی سے دوچار ہونے والی قوموں سے مختلف نہ ہوگا۔

اس کے علاوہ قرآن پاک میں رب کائنات نے واضح طور پر ارشاد فرمادیا کہ "یہود و ہنود مسلمانوں کے کبھی دوست نہیں ہو سکتے" اس کا عملی مظاہرہ گزشتہ دنوں برطانیہ میں ہونے والی جی ۸ کانفرنس میں دیکھنے کو ملا کہ بھارت کے ایٹمی دھماکوں پر بجائے اس کے کوئی اہم قدم اٹھایا جاتا بس یہ اپیل کی گئی کہ وہ جوہری ہتھیاروں پر پابندی کے معاہدے پر تیار ہو جائے۔ پاکستان کو اس تمام صورتحال کو مدنظر رکھ کر ایٹمی دھماکے کے ضمن میں فوری لائحہ عمل طے کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں تاخیر تاریخی غلطی شمار ہوگی کیونکہ یہ مسئلہ سرزمین پاکستان کی بقاء اور استحکام کا مسئلہ ہے اگر ہم نے اس خطے میں باوقار طریقے سے رہنا ہے تو فوری دھماکہ ہو چاہئے ورنہ تو پھر بھارت کی غلامی ہمارا مقدر ہوگی۔

ایٹمی دھماکے کے علاوہ پاکستان کو اپنے تعلقات چین' افغانستان اور ایران سے مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا چاہئیں تاکہ جنوب ایشیا کے خطے میں بھارت کی ننگی جارحیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جاسکے۔

ہماری بھاری بھرکم مینڈیٹ کی حامل حکومت کو یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھنی چاہئے کہ پاکستان کا دھماکہ محض ایٹم بم کا دھماکہ نہیں بلکہ اسلامی بم کا دھماکہ ہے اور یہ دھماکہ مسلمانان پاکستان کے ساتھ ساتھ اٹھارہ کروڑ سے متجاوز مسلمانان ہند کا بھی محافظ ہوگا۔

اس کے علاوہ ہمیں مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افواج کے مظالم کا نشانہ بننے والے لاتعداد کشمیریوں کو بھی نہیں بھولنا چاہئے۔ پاکستان کی ایٹمی دھماکے سے گریز کی پالیسی تحریک آزادی کشمیر کے لئے بھی سم قاتل ہوگی۔

پاکستان کو اس خطے کے تمام معاملات کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور حالات کا جائزہ لے کر فوری دھماکہ کرنا چاہئے۔ حکمران اگر دھماکے کا فیصلہ کریں گے تو قوم کو اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ ان شاءاللہ

KHALID TRADERS

IMPORTERS – INDENTORS – STOCKISTS & SUPPLIERS OF WIDE VARIETY OF BEARINGS, FROM SUPER – SMALL TO SUPER – LARGE

AUTHORIZED AGENTS NTN BEARINGS

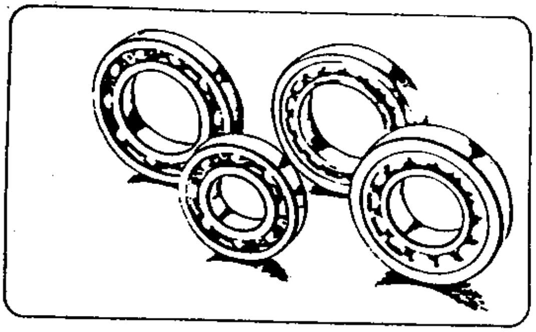

PLEASE CONTACT

TEL : 7732952-7735883-7730593
G.P.O. BOX NO. 1178, OPP KMC WORKSHOP
NISHTER ROAD, KARACHI-74200 (PAKISTAN)
TELEX : 24824 TARIQ PK CABLE : DIMAND BALL FAX : 7734776

FOR AUTOMOTIVE BEARINGS : Sind Bearing Agency 64 A-65, Manzoor Square Noman St. Plaza Quarters Karachi-74400 (Pakistan)
Tel : 7723358-7721172

LAHORE : (Opening Shortly) — Amin Arcade 42, Brandreth Road, Lahore-54000 Ph : 54169

GUJRANWALA : — 1-Haider Shopping Centre, Circular Road, Gujranwala Tel : 41790-210607

WE MOVE FAST TO KEEP YOU MOVING

"ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ"

——— تحریر : نجیب صدیقی ———

محترم صدر پاکستان نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا کہ امت کے تصور کو اجاگر کرنا چاہئے۔ لائق صد احترام صدر صاحب کی یہ بات بھی قابل قدر ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مسلم امہ کا تصور خواب و خیال بن گیا ہے۔ اس کی جگہ علاقائیت' لسانیت اور وطنیت نے لے لی ہے اور اب ان باتوں پر فخر کیا جاتا ہے جس سے امت کی وحدت پارہ پارہ ہوتی ہے۔ جناب صدر کا اظہار خیال اگر فلسفہ کی حد تک ہے تو ہم اس ضمن میں سوائے افسوس کے اور کیا کر سکتے ہیں۔ ہاں اگر یہ بات ان کے دل سے نکلی ہے اور دل کے کرب نے زبان کو گویائی دی ہے تو یقیناً اس کی اہمیت دوچند ہو گئی ہے' مگر بات وہیں پہنچتی ہے کہ وعظ و نصیحت کے انبار نہ جانے کب سے لگ رہے ہیں مگر عمل کی دنیا میں ہر حکمران صفر دکھائی دیتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں اقتدار کی باگ ڈور ہے اور اس کے پاس جتنے زیادہ اختیارات ہیں وہ اتنا ہی زیادہ بے بس دکھائی دیتا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ کوئی نادیدہ قوت اسے عمل سے باز رکھتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے اس پر اس کا دل خود مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ یہ بات صرف زمانہ سازی کے لئے کرتا ہے' آج کل کا انسان دو چہروں والا ہے۔ اسلام سے اپنی وابستگی کا اظہار بڑے شد و مد سے کرتا ہے مگر جب عمل کا وقت آتا ہے تو خود کو اس کے برعکس ثابت کرتا ہے۔ یہ بات صرف حکمرانوں تک محدود نہیں بلکہ نچلی سطح تک ایسا ہی ہے۔ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ کی تصویر ہمارا پورا معاشرہ ہے۔

پچاس برس گزر گئے مگر ہمارے حکمرانوں کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ ہم جس دین پر قائم ہونے کا اظہار کرتے ہیں اس کے تقاضے کیا ہیں' وہ ہم سے کیا چاہتا ہے اس کے اپنے بھی کچھ مطالبات ہیں کہ نہیں؟ ہمارے یہ حکمران جب کبھی کسی سیمینار میں تقریر کرنے آتے ہیں یا کبھی اظہار خیال کرتے ہیں تو دور صدیقیت اور دور فاروقیت کا حوالہ دیتے ہیں اور اسلام کے روشن شاہراہ کی باتیں کرتے ہیں مگر عملاً خود تو قیصر و کسریٰ کے طرز کی حکمرانی اپناتے ہیں۔ ان کے اپنے ڈائننگ روم اور رہائش گاہیں کسی طرح بھی بادشاہوں کے محلات سے کم نہیں۔ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر عوام کا درد لئے جب مسند اقتدار پر بیٹھتے ہیں تو عوام کو بھول جاتے ہیں بلکہ نئے نئے ٹیکس لگا کر اس شکنجے کو اور تنگ کر دیتے ہیں۔ اسلام کی باتیں تو منہ کا ذائقہ بدلنے کے لئے ہوتی ہیں' ان کی عملی زندگی باطل نظام کی آبیاری اور اس کی بقا کے لئے وقف ہے اور ان کا جینا اور مرنا اس باطل نظام کو سنبھالنے کے لئے ہوتا ہے۔

اسلام دو چہرے والے آدمی کو پسند نہیں کرتا اور اس کی بھرپور نفی کرتا ہے۔ دور اول میں بھی یہ دو چہرے والے لوگ موجود تھے' قرآن نے ان کی بھرپور مذمت کی ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں اپنا مفاد عزیز رکھتے ہیں۔ زمانہ سازی ان کا فن ہے' دنیا ہی ان کی زندگی کا مطلوب و مقصود ہے' ان کا جینا اور مرنا بھی اسی دنیا کے لئے ہے۔ آخرت کے تصور کو محض تصور و خیال سمجھتے ہیں انہیں اس بات کا یقین نہیں کہ مرنے کے بعد ہمیں دو میں سے

(باقی صفحہ ۷ پر)

تبصرہ کتب

پاکستانی معیشت سے سود کے نظام کے خاتمہ کیلئے

اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ کا خلاصہ

صدر ضیاء الحق مرحوم نے ۲۹/ ستمبر ۱۹۷۷ء کو ایک صدارتی حکم کے ذریعے اسلامی نظریاتی کونسل کو غیر سودی معیشت کے قیام کے لئے ایک رپورٹ تیار کرنے کا حکم دیا تھا جس کی تعمیل میں کونسل نے ۱۵/ جون ۱۹۸۰ء کو رپورٹ تیار کر کے حکومت کو پیش کر دی۔ گورنر سٹیٹ بینک نے ۱۹۸۰ء میں ہی تمام کمرشل بینکوں کو یکم جنوری ۱۹۸۱ء سے اس رپورٹ پر عمل درآمد کرنے کا حکم دے دیا لیکن ۱۹۸۴ء میں گورنر سٹیٹ بینک ہی کے ایک سرکلر کے ذریعے بینکوں کو اجازت دے دی گئی کہ وہ مارک اپ فنانسنگ کی اساس پر بھی قرضے جاری کر سکتے ہیں' جس کے نتیجے میں اس وقت تک کے سارے کئے کرائے پر پانی پھر گیا۔ حکومتی سطح پر منافقت کی یہ ایک ادنیٰ مثال ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے اس وقت کے چیئرمین جناب جسٹس (ر) تنزیل الرحمٰن نے جن کا مذکورہ بالا رپورٹ کی تیاری میں نمایاں کردار رہا ہے' اس رپورٹ کا خلاصہ ایک کتاب کی شکل میں ترتیب دیا ہے جسے صدیقی ٹرسٹ' صدیقی ہاؤس' المنظر اپارٹمنٹس' ۴۸۷ گارڈن ایسٹ کراچی پوسٹ کوڈ ۷۴۸۰۰ نے شائع کیا ہے۔

۱۳۶ صفحات کی اس کتاب میں غیر سودی معیشت کے بارے میں تمام اہم موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مثلاً باب اول میں مسائل' مشکلات اور ان کے حل کی تدابیر پر بحث شامل ہے۔ باب دوم تجارتی بینکاری' باب سوئم خصوصی مالیاتی ادارے' باب چہارم مرکزی بینکاری اور زرعی حکمت عملی اور باب پنجم حکومتی لین دین کے موضوع کے بارے میں ہے۔ کتاب کے آخر میں ضمیمے کے طور پر بین الاقوامی سیمینار کی قرارداد' رپورٹ پر نظرثانی' ملکی معیشت سے سود کے استیصال' پاکستان میں رائج سود سے پاک بینکاری کا جائزہ' امتناع ربو کا آرڈیننس مجوزہ ۱۴۰۴ھ (۱۹۸۴) جیسے اہم موضوعات کے علاوہ رپورٹ پر تبصرہ (۱) (۲) اور مقالۂ خصوصی بھی شامل ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ "پاکستان کے حکمرانوں میں نفاذ شریعت کے مقابلہ میں دل و نگاہ کی مسلمانی اور سیاسی عزم کا فقدان نفاذ شریعت کے راستہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے" صدیقی ٹرسٹ کے چیئرمین' جناب محمد منصور الزمان صدیقی نے اس کتاب کی اشاعت کا مقصد اس غلط پروپیگنڈے کا جواب فراہم کرنا بتایا ہے جس کی رو سے سود کے خاتمہ کو ایک لاینحل مسئلہ خیال کیا جاتا ہے۔

(تبصرہ نگار : سردار اعوان)

حلقہ خواتین کراچی کا تربیتی پروگرام

کراچی میں حلقہ خواتین کے زیر اہتمام ۱۸/ اپریل کو خواتین کے لئے تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام کے میزبان اُسرہ نمبر۸ اور ۴ (ملیر کراچی) تھے۔ پروگرام میں تمام اُسرہ جات (یعنی ۵، ۴، ۳، ۲، ۱) کی رفیقات تنظیم اسلامی کو مدعو کیا گیا تھا۔ پروگرام تنظیم اسلامی شرقی نمبر۲ کے دفتر واقع مادام اپارٹمنٹس نزد ایئر پورٹ میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا وقت صبح ۱۱ بجے تا شام ساڑھے پانچ بجے رکھا گیا تھا۔ دور دراز کے علاقوں سے تمام رفیقات کے علاوہ محترمہ ناظمہ صاحبہ اور نائب ناظمہ صاحبہ بطور خاص شریک پروگرام ہوئیں۔

پروگرام کا آغاز اُسرہ نمبر۴ کی رفیقہ کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ سورۃ الصف کے دوسرے رکوع کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں اُسرہ نمبر۴ کی نقیبہ نے پروگرام کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پورا فلیٹ نہ صرف خواتین سے کھچا کھچ بھر چکا تھا بلکہ اپنی تنگیٔ داماں کی شکایت کر رہا تھا۔ تاہم رفیقات نے بڑے صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا اور کسی قسم کی بدنظمی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اُسرہ نمبر۴ کی رفیقہ نے "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کی اہمیت پر مدلل اور پر اثر گفتگو کی، انہوں نے رفیقات میں اس جذبہ کو اجاگر کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس درس کو رفیقات نے بہت پسند کیا۔ بعد ازاں درس کے نوٹس کی فوٹو کاپیاں بنوا کر مختلف رفیقات کو بھجوائی گئیں۔ اس دوران پروگرام کی کمپیئر نقیبہ اُسرہ نمبر۴ مختلف قرآنی آیات اور ڈاکٹر صاحب کے فکر کے ذریعے رفیقات کے جذبہ ایمان کو تازہ کرتی رہیں۔ اُسرہ نمبر۶ کی رفیقہ نے "ذکر الٰہی" کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی اور ڈاکٹر صاحب کی تحریروں کے حوالے سے "حرکت" کی اہمیت کو واضح کیا۔ اُسرہ نمبر۴ کی رفیقہ نے "داعیٔ حق کے اوصاف" کے موضوع پر گفتگو کی۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں سادگی سے حقیقت پسندانہ باتوں پر روشنی ڈالی اور رفیقات میں ان اوصاف کو اجاگر کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

سہ پہر تین بجے پروگرام کا دوسرا حصہ شروع ہوا۔ اُسرہ نمبر۶ کی رفیقہ نے "اخلاقی برائیوں" کے موضوع پر گفتگو کی۔ انہوں نے نجویٰ اور غیبت سے بچنے کیلئے قرآنی آیات کا درس دیا۔ حال ہی میں بیعت کرنے والی رفیقات کے تعارف کا مرحلہ آیا، جو کہ بہت دلچسپ اور جذباتی تھا۔ تعارفی پروگرام سے رفیقات کے جوش و خروش اور جذبۂ ایمان میں مزید اضافہ ہوا۔ تقریباً بیس نئی رفیقات کا تعارف کروایا گیا۔ نقیبہ اُسرہ نمبر۴ نے "اجتماعی زندگی میں نظم کی اہمیت" کے موضوع پر سورۃ نور کی آیات پر مبنی درس دیا۔ اس درس میں رفیقات کو نظم کی پابندی کرنے کی ضرورت پر توجہ دلائی۔ انکے خطاب سے رفیقات کے جذبۂ ایمانی کو بہت تقویت ملی۔

پروگرام کے آخر میں ناظمہ صاحبہ کو دعوت خطاب دی گئی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں رفیقات کی ذاتی نیکیوں، فرائض دین کیلئے محنت اور کوشش کی ضرورت پر زور دیا اور دین کی دعوت کو ایک خلاصے کی شکل میں ان کے سامنے بڑے موثر انداز میں پیش کیا۔ پروگرام کے دوران رفیقات نے پورے ذوق و شوق کے ساتھ اپنی توجہ برقرار رکھی۔ عصر کی اذان کے بعد اُسرہ نمبر۶ کی نقیبہ کی دعا کے ساتھ پروگرام اختتام کو پہنچا اور تمام رفیقات دین کی جدوجہد کیلئے ایک نیا عزم اور جذبہ ایمانی لے کر اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہوئیں۔ پروگرام میں قریباً ۹۰ خواتین نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ رفیقات تنظیم کی اس دینی محنت کو قبول فرمائے۔ آمین

(رپورٹ : نائب نقیبہ حلقہ خواتین کراچی اُسرہ نمبر۴)

لاہور شرقی کا تربیتی پروگرام

تنظیم اسلامی لاہور شرقی کے زیر اہتمام منفرد نوعیت کا تربیتی پروگرام جامع مسجد صدیقہ فاروقیہ ٹاؤن شپ میں منعقد ہوا۔ ۳ گھنٹے جاری رہنے والے اس پروگرام میں ۲۰ رفقاء اور ۶/ احباب نے شرکت کی۔ جناب رشید ارشد نے پروگرام کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام تربیتی اور اصلاحی نوعیت کا ہے۔ انہوں نے آخری سورتوں کی تصحیح تلاوت کروائی۔ بعد ازاں جناب فرخ میر نے "تنظیم اسلامی کا ہماری زندگیوں پر اثر" کے حوالے سے گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی رضا اور آخرت کی فلاح کے لئے اجتماعیت کی ضرورت ہے۔ اجتماعیت سے انسان میں سیکھنے کا عمل پروان چڑھتا ہے، عمل کا ارادہ تقویت پاتا ہے اور اس میں دوسروں تک پھیلانے کا داعیہ جنم لیتا ہے۔ دین و مذہب، جہاد و قتال اور نبی و رسولؐ جیسے موضوعات پر مذاکرہ ہوا۔ اس کے لئے تین گروپ بنائے گئے جنہیں بعد میں یکجا کر دیا گیا۔ اولاً ان موضوعات پر کھل کر بات ہوئی پھر موضوع سے متعلق سوالات کئے گئے۔ جناب رشید ارشد نے سوالات کے جوابات دیئے۔ دعوت اور اجماع سنت کے حوالے سے جناب شاہد اقبال نے گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ انہوں نے "رذائل اخلاق" کے حوالے سے جھوٹ اور غیبت کو موضوع گفتگو بنایا۔ ڈاکٹر شوکت عبد الرؤف نے امت مسلمہ کو فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کا ہر فرد دعوت و تبلیغ کے فریضہ کی ادائیگی پر کمربستہ ہو جائے۔ سیرت صحابہ کے موضوع پر عبدالمتین مجاہد نے حضرت مصعب بن زبیرؓ کی زندگی کے چند پہلو "روشنی کے مینار" نامی کتاب سے پڑھ کر سنائے۔ سب سے آخری پروگرام رشید ارشد صاحب نے "تذکیر بالقرآن" کے حوالے سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کو پڑھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور دوسروں تک اس کی دعوت کو پہنچایا جائے۔ پروگرام کے آخر میں ایک فارم تقسیم کیا گیا جس میں اس پروگرام کے بارے میں تجاویز اور مشورے حاصل کئے گئے۔ پروگرام کا اختتام دعا کے بعد ہوا۔ (رپورٹ : عبدالمتین مجاہد)

ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان
جناب عبدالرزاق کا دورۂ حلقہ پنجاب جنوبی

محترم عبدالرزاق صاحب ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان چار روزہ دورہ پر ملتان تشریف لائے۔ نماز ظہر سے فارغ ہو کر کھانے پر دورہ کے بارے میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔

حلقہ پنجاب جنوبی کی ایک اہم تنظیم "ملتان کینٹ" ہے، جس کی سربراہی کچھ عرصہ پہلے تک ایک ہردلعزیز خوش اخلاق اور فعال شخصیت ڈاکٹر عمر علی خان کر رہے تھے۔ موصوف حال ہی میں اسلام آباد منتقل ہو گئے ہیں لہٰذا عارضی طور امارت کے فرائض جناب کامران طفیل صاحب ادا کر رہے ہیں۔ اس تنظیم میں نصف سے زائد تعداد نوجوان طلباء کی ہے، یہ رفقاء تنظیم کے دفتر کو "آباد" رکھنے میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ دفتر روزانہ کھلتا ہے اور مغرب تا عشاء موجود رفقاء و احباب کے سامنے درس قرآن مجید کے علاوہ مطالعہ لٹریچر کا پروگرام بھی ہوتا ہے۔

عصر تا مغرب ناظم اعلیٰ صاحب سے رفقاء کا تفصیلی تعارف ہوا۔ اور ناظم اعلیٰ صاحب نے تمام رفقاء کو مفید اور عملی ہدایات بھی دیں۔ ۱۲ رفقاء نے نئے امیر مقامی کے لئے اپنی خفیہ رائے بذریعہ پرچی دی۔ بعد ازاں چودھری یونس کے مکان پر امیر محترم کے امریکہ سے آمدہ تاثرات کی کیسٹ سننے کا اہتمام کیا گیا۔

نماز مغرب کے بعد چند احباب سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ مولانا عبدالحکیم نائب خطیب مسجد عسکریہ کالونی تشریف لائے، ان سے تنظیم کے طریق کار اور انقلاب نبوی پر گفتگو ہوئی۔ جناب ناظم اعلیٰ نے مولانا کے سوالات کے

جوابات دیئے اور مولانا کو تنظیم اسلامی میں شمولیت کی دعوت بھی دی۔ امید ہے کہ مولانا عبدالحکیم جلد ہی تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار فرمالیں گے۔

نماز عشاء وفاق المدارس کے مرکز میں ادا کی گئی۔ اسی روز بروز اتوار صبح ۹ بجے اُسرہ نیو ملتان کے دفتر واقع V-20 سوئی روڈ نیو ملتان پہنچے جہاں رفقائے تنظیم جناب مشتاق صاحب اور انجینئر عطاء اللہ ہمارے منتظر تھے۔ نقیب اُسرہ جناب عدنان طاہر اور دیگر رفقاء سے تعارف اور ملاقات ہوئی۔ بعد ازاں امیر محترم کے "تاثرات برائے آپریشن" کی ویڈیو کیسٹ دکھانے کا اہتمام طاہر عدنان کے گھر پر تھا۔ سب رفقاء پر ان کے تاثرات کا ایک خاص اثر اور رقت طاری تھی۔

نماز ظہر قرآن اکیڈمی میں ادا کی بعد ازاں امیر تنظیم ملتان شہر ڈاکٹر محمد طاہر خان خاکوانی کے ہاں نقباء تنظیم ملتان شہر کی میٹنگ تھی جس میں ناظم اعلیٰ اور راقم بھی مدعو تھے۔ تعارف اور تفصیلی گفتگو کے بعد دوپہر کا کھانا تھا۔ نقباء کو ناظم اعلیٰ سے بے تکلفی سے باتیں کر کے ایک ذاتی اعتماد کی کیفیت حاصل ہوئی۔ نماز عصر کے بعد کچھ احباب سے ملاقات طے تھی۔ نقباء تنظیم ملتان شہر اور احباب سے ایک گھنٹہ کی ملاقات رہی۔ ناظم اعلیٰ صاحب نے تنظیم کی دعوت کا خلاصہ پیش کیا۔ بعد ازاں سوال و جواب کا وقت تھا۔ احباب نے نہایت دلچسپی سے گفتگو کی اور سب کو تنظیم میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ تمام حاضر احباب (۱۲) نے بیعت فارم وصول کئے ایک ساتھی نے تو اسی وقت پر کر کے تنظیم میں شمولیت اختیار کرلی باقی احباب نے بھی غور کرنے کا وعدہ کیا۔

نماز مغرب کے بعد رفقاء سے تعارف ہوا اور ذاتی حالات کے بارے میں مفید مشورے اور تشویش و ترغیب کا معاملہ رہا۔ بعد ازاں امیر محترم کے امریکہ میں آپریشن کے تاثرات کی ویڈیو کیسٹ کا پروگرام تھا۔ نماز عشاء پر یہ پروگرام ختم ہوا۔

۱۱ مئی کو بہاولپور کا پروگرام تھا۔ لودھراں میں شجاع آباد کے نقیب جناب حسین ابراہیم کے قریبی عزیز اور احباب کے ذریعے مقامی اڈے والی مسجد میں مولانا محمد صاحب کے تعاون سے جناب عبدالرزاق صاحب کا بعد نماز مغرب درس قرآن مجید کا پروگرام طے ہوا۔

بہاولپور میں ڈاکٹر فاروق بخش اپنے میڈیکل ہال پر روایتی تبسم اور خوش اخلاقی کے ساتھ ہمارے منتظر تھے۔ وہیں دیگر رفقاء سے بھی ملاقات ہوئی۔ محمد ارشد صاحب کے علاوہ احباب سے بھی ملاقات رہی۔ جناب عبدالعزیز عدنان اینڈ کمپنی کے مالک امیر تنظیم اسلامی پیرس جناب حاجی محمد اشرف کے بھائی ہیں' ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے جناب محمد اشرف کی پیروی میں ایک کنال کا پلاٹ مقامی انجمن کے تعلیمی مقاصد کے لئے دے رکھا ہے۔ اس دوران جناب پروفیسر غلام نبی طارق سے بھی ملاقات ہوئی۔ موصوف جمعیت کے سابقہ تعلق کی وجہ سے امیر محترم کے جاننے والے اور مداح ہیں۔ پہلے جماعت میں تھے مگر اب علیحدگی اختیار کرچکے ہیں۔ ناظم اعلیٰ سے اُن کی بہت علمی اور مفید گفتگو رہی۔ موصوف عربی کے شعبہ کے استاد رہے ہیں اور اعلیٰ علمی ذوق رکھتے ہیں۔ انہیں بھی تنظیم میں شمولیت کی دعوت دی جو قبول کرلی گئی۔ انہوں نے بیعت فارم لے لیا اور پر کر کے جلد واپس کرنے کا وعدہ فرمایا۔

نماز ظہر کے بعد عبدالعزیز کے ہاں دوپہر کا کھانا تھا۔ اس دوران بھی ان سے انجمن خدام القرآن بہاولپور کی تشکیل کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی۔ اُمید ہے کہ یہ مراحل جلد ہی طے ہو جائیں۔ واضح رہے کہ بہاولپور میں دو دس مرلے کے پلاٹ اور دو ایک ایک کنال کے پلاٹ انجمن خدام القرآن کے لئے پیش ہو چکے ہیں۔ ملاقاتوں کے بعد نماز ظہر لودھراں کے لئے روانگی ہوئی جامع مسجد لودھراں میں جناب حسین احمد ہمارے استقبال کے لئے مقامی حضرات کے ساتھ موجود تھے۔ نماز مغرب کے بعد جناب ناظم اعلیٰ نے سورۂ توبہ کی آیات ۱۱۱۔ ۱۱۲ کے حوالے سے درس دیا۔ انہوں نے فرائض دینی کی وضاحت کے ساتھ تنظیم کی دعوت کا خلاصہ پیش کیا۔ مولانا محمد میاں مدظلہ بھی درس میں موجود تھے۔ انہوں نے اس درس کو بہت سراہا۔ موصوف میثاق کے قاری اور امیر محترم کے فکر سے خوب واقف ہیں۔ انہوں نے قرآنی دعوت کے فروغ کے لئے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

درس سے فراغت کے بعد مولانا سے مختصر گفتگو رہی بعد ازاں ناظم اعلیٰ صاحب ملتان روانہ ہو گئے۔

۱۲ مئی بروز منگل ڈیرہ غازی خان کا پروگرام تھا۔ حلقہ پنجاب غربی میں جناب ناصر انیس کی دعوت کی برکت سے قرآنی دعوت کو پذیرائی مل رہی ہے۔ جناب ناصر انیس ایک دن پہلے ڈیرہ پہنچ کر پروگراموں کو فائنل کر چکے تھے۔ جناب ناظم اعلیٰ ملتان سے رفیق تنظیم و برادر خورد جناب ڈاکٹر آفتاب کھوسہ جناب جلال کھوسہ کے ہاں پہنچے وہاں رفقائے تنظیم سے ملاقات طے تھی۔ ان رفقاء میں جناب جلال کھوسہ کے علاوہ ڈاکٹر عبدالمنعم نہایت ذہین اور فعال ساتھی ہیں۔ جناب عبدالغفار بھی مخلص اور سرگرم ہیں اللہ تعالیٰ سب کو اپنے دین کی خصوصی تائید و نصرت کی توفیق عطا فرمائے۔

گورنمنٹ کالج میں شعبہ سیاسیات کے صدر کے کمرے میں اساتذہ سے ملاقات ہوئی۔ جناب ناظم اعلیٰ نے تنظیم کے انقلابی فکر یعنی عدل اجتماعی کا تعارف پیش کیا اور اس کے لئے دوسری جماعتوں سے ممیز کرنے والی باتوں کا تذکرہ کیا۔ ۲۰ منٹ کی گفتگو کے بعد سوال و جواب کے وقفہ میں نہایت مفید اور قیمتی باتیں سامنے آئیں۔ چند پروفیسر حضرات ذرا بعد تشریف لائے تو اُن کے لئے نشست کا اہتمام ہمارے محسن جناب محمد ایاز صدر شعبہ اسلامیات نے اپنے کمرے میں کر دیا۔ وہاں بھی دس بارہ پروفیسر حضرات جمع ہو گئے اور اس طرح مختلف المزاج اہل علم سے استفادے کا ہمیں موقع ملا۔ کھلے ماحول میں تبلیغی جماعت کی مساعی اور دیگر جماعتوں کے طریق کار کے اہداف کا فرق اور باہمی تعاون کے موضوع پر ایک گھنٹہ سے زائد گفتگو جاری رہی اور نہایت خوشگوار ماحول میں یہ محفل اختتام کو پہنچی۔ سب شرکاء کا تاثر یہ تھا کہ اگر واقعی کھلے دل کے ساتھ گفتگو ہو تو افہام و تفہیم سے دل قریب آجاتے ہیں اور مختلف الخیال لوگ مل بیٹھنے کا اہتمام کریں تو اس طرح ذہنی و فکری ہم آہنگی کا عمل تیز ہو سکتا ہے۔ بعد ازاں ہمارے لئے ایک اور محسن کرنل رفیع جو ڈویژنل پبلک سکول و کالج کے پرنسپل ہیں' سے ملاقات ہوئی۔ کرنل صاحب کی دل آویز شخصیت اور محبت بھرے انداز اور امیر محترم کے ہم جماعت ہونے کی چاشنی نے اس محفل کو مثالی بنا دیا۔ جناب ناظم اعلیٰ نے دعوت رجوع الی القرآن اور تنظیم اسلامی کی دعوت کا مختصر تعارف پیش کیا۔ نماز ظہر کے بعد جناب ڈاکٹر عبداللطیف چانڈیہ (آئی سپیشلسٹ) کے ہاں پہنچے تو اُن کے کئی ہم خیال دوست بھی جمع تھے۔ اُن سے تعارف چند ماہ پیشتر جناب ناصر انیس کے ذریعے ہوا تھا۔ بہت فعال شخصیت کے مالک اور مختلف الجہت کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں انہیں خصوصی دلچسپی قرآن مجید کی تعلیمات کو عام کرنے سے ہیں۔ اس کے لئے وہ خود بھی پہلے سے کام کر رہے ہیں اور ہمارے ساتھ حد درجہ تعاون پر آمادہ اور نظام اجتماعی کے قیام کے لئے جدوجہد پر بھی آمادہ ہیں۔

ناظم اعلیٰ نے تنظیم کے بنیادی فکر اور دعوت رجوع الی القرآن کے خدوخال اور طریق کار کو واضح کیا۔ باہمی تعاون اور تنظیمی فکر کو سمجھنے کے لئے مزید مطالعہ کے وعدہ پر یہ ملاقات ختم ہوئی۔ ڈی جی خان میں ایک دفتر کا آغاز ہونے والا ہے جہاں امیر محترم کی کتب و کیسٹ کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یہاں عرصہ ڈیڑھ سال سے ماہانہ دروس قرآن کا سلسلہ کئی مساجد میں جاری ہے۔ جناب ناظم اعلیٰ کے اس دورے سے اس جدوجہد اور مساعی میں مزید اضافہ ہو گا اور دعوت قرآنی کو مزید وسعت نصیب ہو گی۔

جناب عبدالرزاق ساڑھے چار بجے ڈیرہ سے فارغ ہو کر رات ۸ بجے ملتان پہنچے۔ موصوف نے اس دورے میں حد سے زیادہ محنت کی اور آرام کی پروا کئے بغیر مسلسل کام کیا۔ رات گیارہ بجے بذریعہ بس موصوف عازم لاہور ہو گئے۔

حلقہ پنجاب شرقی لاہور کے امراء کا مشاورتی اجتماع

حلقہ پنجاب شرقی کے دفتر میں امیر حلقہ کی زیر صدارت ۶/ مئی کو امراء حلقہ کے مشاورتی اجتماع کا آغاز لاہور غربی کے امیر حافظ علاؤ الدین کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ بعد ازاں یکم مئی کے ایک روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام کا جائزہ لیا گیا' ماہ مئی اور جون کے لئے دو روزہ پروگراموں کا نظام الاوقات طے کیا گیا۔ جناب فیاض حکیم نے امراء تنظیم کو سہ ماہی ٹارگٹ دیا تاکہ وہ ان اہداف کو حاصل کرنے کے لئے رفقاء کو متحرک کر سکیں۔ حلقہ میں شامل تنظیموں کے امراء کا ماہانہ مشاورتی اجتماع ہر انگریزی ماہ کے آخری بدھ کو حلقہ کے دفتر میں منعقد ہوا کرے گا۔

ایک نہیں دو دھماکے کئے جائیں:

ایک ایٹم بم کا اور دوسرا قرآن و سنت کو سپریم لاء بنانے کا

قرآن و سنت کو سپریم لاء بنانے اور ایٹمی دھماکہ کرنے کی حمایت میں مال روڈ لاہور پر تنظیم اسلامی کا مظاہرہ

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے مظاہرہ کے آغاز پر مسجد شہداء میں مظاہرین سے خطاب کیا

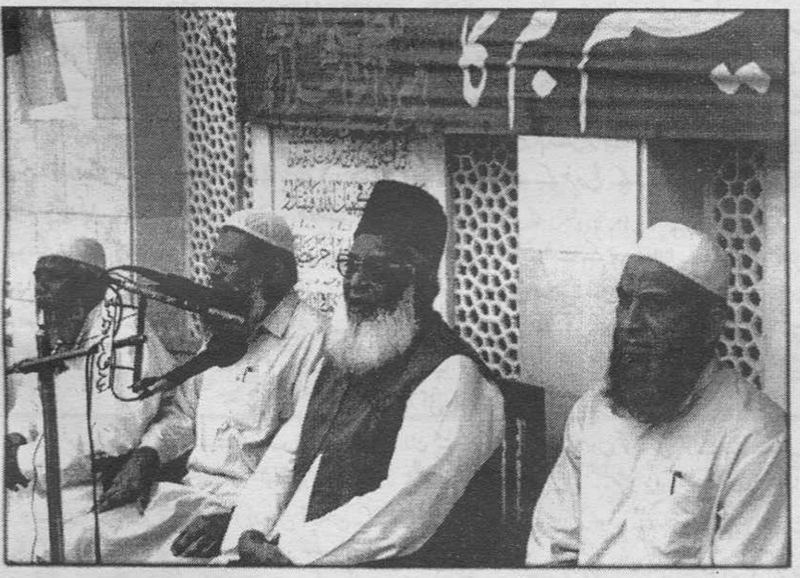

مظاہرے سے قبل امیر تنظیم اسلامی مسجد شہداء میں شرکاء مظاہرہ سے خطاب کرتے ہوئے

مظاہرے کے آغاز میں گروپ فوٹو۔ امیر تنظیم کے ساتھ کراچی کے بزرگ رفیق شیخ جمیل الرحمن نمایاں ہیں

پاک بھارت تعلقات ویسے تو کبھی بھی دوستانہ نہیں رہے مگر گزشتہ دنوں بھارت کی بی جے پی حکومت کی جانب سے پے در پے ایٹمی دھماکوں کے بعد بھارت پاکستان کو سبق سکھانے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ اس صورتحال میں پاکستان کو بھارت کے جواب میں بلاتاخیر ایٹمی دھماکہ کرنا چاہئے تھا مگر ہماری حکومت اس بارے میں ابھی تک تذبذب کا شکار ہے۔ تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے زیر اہتمام ۲۷ مئی بروز بدھ کو بعد نماز عصر مسجد شہداء سے فیصل چوک تک خاموش مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرے سے قبل امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ' نے خطاب فرمایا۔ امیر حلقہ جناب فیاض حکیم' مرزا ندیم بیگ اور نعیم اختر عدنان نے بھی اس موقع پر خطاب کیا۔ اس ریلی میں نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق اور ناظم اعلیٰ جناب عبدالرزاق نے بھی بطور خاص شرکت کی۔

مظاہرہ کے اختتام پر رفقاء نے فیصل چوک سمٹ مینار کے سبزہ زار پر نماز مغرب ادا کی۔

اس موقع پر اخبارات کے لئے پریس ریلیز جاری کیا گیا جو ندائے خلافت کے قارئین کے لئے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

لاہور (پ ر) ایٹمی دھماکہ سے گریز بھارت کی غلامی قبول کرنے کے مترادف ہے۔ دستوری سطح پر قرآن و سنت کی بالادستی کے نفاذ اور ایٹمی صلاحیت کے مظاہرہ پر مبنی دو دھماکے بیک وقت کئے جائیں۔ تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے زیر اہتمام ایٹمی دھماکہ کی حمایت میں منعقدہ مظاہرہ سے مسجد شہداء میں خطاب کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ ملک کو درپیش نازک صورتحال کے پیش نظر مذہبی و سیاسی جماعتیں قومی حکومت کے قیام سمیت گروہی مفادات پر مبنی سیاسی راگ الاپنے کی بجائے قرآن و سنت کی بالادستی کے قیام اور ایٹمی دھماکہ کرنے کے لئے حکومت پر اپنا دباؤ بڑھائیں۔ انہوں نے کہا کہ یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ پاکستان کے خلاف گھناؤنی سازش کا مظہر ہے' اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے ملک کو اسلام کا گہوارہ بنا

کر تائید خداوندی حاصل کی جائے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ پاکستان و افغانستان کی اسلامی افواج اسلام کے عالمی غلبہ کا پیش خیمہ ثابت ہوں گی اور بیت المقدس کو یہودی قبضے سے بھی آزاد کرائیں گی۔ امیر حلقہ لاہور پروفیسر فیاض حکیم نے کہا کہ قرآن و سنت کی بالادستی کے قیام پر مبنی ایک دھماکہ قومی اسمبلی میں کیا جائے جبکہ دوسرا دھماکہ بھارت کے دانت کھٹے کرنے کے لئے کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے قومی امنگوں کے مطابق بھارت کو فوراً دندان شکن جواب نہ دیا تو نواز شریف خاندان ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا۔ نعیم اختر عدنان نے کہا کہ

پاکستان کو بھارت کی ہم پلہ قوت بنانے کے لئے بھاری مینڈیٹ کی دعوےٰ دار حکومت نے جلد دھماکہ نہ کیا تو حکومت کو عوام کا غیظ و غضب بہا کر لے جائے گا۔ انہوں نے متفقہ قومی موقف کے باوجود دھماکہ کی مخالفت کرنے والے دانشوروں کے موقف کو بچگانہ طرز عمل قرار دیتے ہوئے انہیں "ملا دوپیازہ" اور "بیربل" قرار دیا۔

مرزا ندیم بیگ نے کہا کہ ایٹمی دھماکہ نہ کرنے کی وجہ سے پوری قوم اضطراب کا شکار ہو چکی ہے۔ حکومت کی طرف سے ایٹمی دھماکہ نہ کرنا بزدلی کا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی دھماکوں کے نتیجے میں ملک کی سلامتی کو شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔

☆ مسجد شہداء مال روڈ سے شروع ہونے والا یہ مظاہرہ فیصل چوک پر جا کر ختم ہوا۔

☆ مظاہرین نے پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے جن میں ایٹمی دھماکہ کی حمایت میں نعرے درج تھے۔

☆ مظاہرے کے اختتام پر فیصل چوک میں شرکاءِ مظاہرہ نے نماز مغرب بھی ادا کی۔

☆ پنجابی زبان میں بار بار یہ نعرہ دہرایا جاتا رہا کہ "ہُن تے بچہ بچہ آکھے' اِک نئیں دو دھماکے" (یعنی اب تو ہر ایک' ایک نہیں بلکہ دو دھماکوں کا مطالبہ کر رہا ہے)

☆ ایٹمی دھماکے کے بدلے اقتصادی پیکج کی قبولیت امت مسلمہ کی غیرت و حمیت کا سودا کرنے کے مترادف ہے۔

☆ ایٹمی دھماکہ ہمارا اولیٰ فریضہ ہے۔

☆ دھماکہ نہ کرنا' بھارت کی غلامی قبول کرنے کے مترادف ہے۔

☆ علاقائی امن منت سماجت سے نہیں بلکہ قوت کے مظاہرہ سے ہو گا۔

☆ ہم ایٹم فروش نہیں' ایٹم شکن قوم ہیں۔

☆ ہندو بم کے مقابلہ میں اسلامی بم بنایا جائے۔

گھٹنوں کے آپریشن کے بعد امیر تنظیم کی وطن واپسی

امیر تنظیم اسلامی' ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ حسب پروگرام دونوں گھٹنوں کا آپریشن کروانے کے بعد جمعرات ۲۱ مئی کو پاکستان واپس تشریف لے آئے تھے۔ بحمد اللہ آپریشن کے بعد گھٹنوں کی قدیمی تکلیف بہت حد تک رفع ہو چکی ہے اور بحالی صحت کی رفتار بھی اطمینان بخش ہے۔ امیر تنظیم نے وطن واپس تشریف لاتے ہی اگلے روز یعنی جمعہ ۲۲ مئی کو مسجد دارالسلام میں اجتماع جمعہ سے خطاب فرمایا اور جوابی ایٹمی دھماکے کی ضرورت و اہمیت اور دھماکہ نہ کرنے کے خوفناک نتائج و عواقب پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعد ازاں ۲۷ اور ۲۸ مئی کو تنظیم اسلامی کی توسیعی عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی اور ۲۸ ہی کی شام کو تنظیم اسلامی کے تحت ہونے والے مظاہرے کے شرکاء سے مسجد شہداء میں خطاب فرمایا۔ صحت کی بحالی کا عمل ابھی جاری ہے اور ڈاکٹر حضرات کی طرف سے تاکید ہے کہ ابھی مزید تین چار ماہ اپنی سرگرمیوں کو محدود رکھیں۔

زیرِ نظر تصویر اس اعتبار سے یادگار کی حیثیت رکھتی ہے کہ یہ مذکورہ آپریشن کے قریباً ایک ماہ کے بعد امیر تنظیم کی بحالی صحت کی خوشی میں ڈیٹرائٹ میں ڈاکٹر عثمان ماسٹر کی رہائش پر منعقدہ ایک تقریب میں لی گئی جس میں ڈاکٹر عثمان ماسٹر نے سرجن شرمن کو بھی بطور خاص مدعو کیا تھا جنہوں نے امیر محترم کے گھٹنوں کا آپریشن کیا تھا۔ اس دعوت طعام کے موقع پر جبکہ ڈیٹرائٹ میں مقیم تمام رفقاء تنظیم بھی مدعو تھے' ڈاکٹر شرمن کو امیر تنظیم کی انگریزی زبان میں شائع شدہ مطبوعات بطور تحفہ پیش کی گئیں۔ تصویر میں ڈاکٹر شرمن کی خواہش پر امیر محترم ان کتابوں پر اپنے دستخط ثبت فرما رہے ہیں۔ ڈاکٹر شرمن امیر تنظیم کے بائیں جانب اور ڈاکٹر غوث ملک جو ایک نامور نیورو سرجن ہیں اور جن کے تعاون سے ہنری فورڈ ہسپتال میں قیام کے دوران امیر محترم کو خصوصی سہولتیں حاصل رہیں دائیں جانب تشریف فرما ہیں —— پیچھے کھڑے ہونے والوں میں دائیں جانب ڈاکٹر اعجاز چودھری' درمیان میں ڈاکٹر عثمان ماسٹر اور بائیں طرف ڈاکٹر سراج الحق ہیں —— یہ تینوں حضرات ہمارے شکریئے کے خصوصی طور پر مستحق ہیں کہ آپریشن کے جملہ مراحل میں انہی تینوں کو امیر محترم کے نگران اور سرپرست کی حیثیت حاصل تھی۔ ان تینوں نے اپنی بے پناہ پروفیشنل مصروفیات کے باوجود جتنی محبت' لگن اور ذمہ داری کے ساتھ امیر محترم کی خدمت اور دیکھ بھال کی ہے اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں اور نہ ہی ان کے اس احسان کا بدلہ چکانا ہمارے لئے ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم سے نوازے (آمین)

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد ۷، شمارہ ۲۰
سالانہ زر تعاون: -/۱۴۵ روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ، لاہور
مقام اشاعت: ۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: ۵۸۶۹۵۰۱-۰۴۲

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

مسلم اُمہ۔ خبروں کے آئینے میں (انتخاب: مرزا ندیم بیگ)

مقدس سرزمین میں یہود و نصاریٰ کے ۲۳ اڈے ہیں، اسامہ

سعودی نژاد عرب مجاہد اسامہ بن لادن کا کہنا ہے کہ جزیرہ عرب میں امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی یہودی اور نصرانی فوجیں ۲۳ اڈے قائم کر چکی ہیں۔ پہلا اڈہ جدہ میں ہے جو خانہ کعبہ سے صرف ۴۵ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ دوسرا اڈہ طائف میں ہے جو بیت اللہ سے صرف ۵۴ کلو میٹر دور ہے۔ تیسرا تبوک، چوتھا ریاض، پانچواں حضر الباطن، چھٹا الجوف، ساتواں دمام، آٹھواں کویت، نواں بحرین میں جفیر کے مقام پر، دسواں قطر میں دوحہ کے مقام پر، گیارھواں متحدہ عرب امارات میں ابوظبی کے مقام پر، بارھواں عمان میں خصب کے مقام پر جو ایران کی سرحد کے قریب ہے۔ تیرھواں مسقط، چودھواں بھی عمان کے شہر مطرح اور پندرھواں عمان کے شہر مصریرہ، سولھواں اردن کے علاقے ارزق، سترھواں مصر کے علاقے صحرائے سینا، اٹھارھواں مصر کے شہر قاہرہ، انیسواں مصر کی وادی قنا، بیسواں مصر کے ساحل بیناس، اکیسواں بحر احمر کے جزیرہ دہلک میں قائم ہے جہاں اریٹیریا کے عیسائی امریکہ اور اسرائیل کی مدد سے قابض ہیں۔ بائیسواں بحر احمر کے جزیرہ خیش میں ہے جس پر اریٹیریا کے عیسائیوں کا قبضہ ہے اور تیئسواں جبوتی ہے جہاں فرانس کا بہت بڑا فضائی اڈہ ہے۔ اس طرح صرف سعودی عرب میں سات اڈے قائم ہیں جن کا جواز یہ بیان کیا جاتا ہے کہ امریکی فوج عراق کے ممکنہ حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے بلائی گئی ہے حالانکہ اگر واقعی عراق کے حملے کا خطرہ موجود ہے تو اسلامی ممالک کی فوجیں بھی لائی جا سکتی ہیں لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ امریکہ، برطانیہ اور فرانس جزیرہ عرب میں تیل کے ذخائر پر قبضے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ان مہمانوں کی خاطر تواضع عرب حکومتوں کے ذمہ ہے جس پر ماہانہ لاکھوں اور سالانہ اربوں ڈالر خرچ ہو رہے ہیں۔ امریکی فوجوں پر خرچ کئے جانے والے اربوں ڈالر سے دنیا کے کروڑوں غریب مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے منصوبے شروع کئے جا سکتے ہیں۔ امام مسجد نبوی نے سعودی عرب میں امریکی فوجوں کی موجودگی پر درست کہا کہ بھلا بھیڑیا بکریوں کی کیسے رکھوالی کر سکتا ہے؟ جزیرہ عرب میں یہود و نصاریٰ کے یہی ۲۳ اڈے ہمارا اصل ٹارگٹ ہیں۔ ان اڈوں کو ہم ختم کر کے دم لیں گے۔

ازبکستان، مذہبی آزادی پر پابندی کا قانون نافذ

ازبکستان حکومت نے مذہبی آزادی کو محدود کرتے ہوئے نیا قانون نافذ کر دیا ہے، جس کی خلاف ورزی پر جرمانے اور قید کی سزائیں دی جائیں گی۔ بی بی سی کے مطابق صرف سرکاری مذہبی رہنما ہی مذہبی لباس پہن سکیں گے اس کے علاوہ کسی اور شخص کو مذہبی لباس پہننے کی اجازت نہیں ہو گی، خلاف ورزی کے مرتکب افراد کو بھاری جرمانہ اور قید کی سزا ملے گی۔ نئے قانون کے تحت حکومتی اجازت کے بغیر مذہبی تنظیم بنانے کی سزا پانچ سال قید ہو گی۔ اس کے علاوہ مذہبی تعلیم، بلا اجازت مذہبی اجتماعات اور تقریبات کا انعقاد بھی جرم ہو گا۔

پیرس میں متعدد مسلمان نوجوان گرفتار

پیرس میں فٹ بال کے ورلڈ کپ سے قبل ۱۸۰ اسلام پسند نوجوانوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ ان نوجوانوں کے خلاف کارروائی فٹ بال ورلڈ کپ میں امن و امان کے خطرہ کے پیش نظر کی گئی ہے۔ اس کارروائی میں فرانس کے سینکڑوں پولیس اہلکار شامل ہوئے اور زیادہ تر نوجوانوں کو پیرس اور اس کے گرد نواح سے گرفتار کیا گیا ہے۔ ذرائع نے انکشاف کیا گیا ہے کہ اس نوعیت کی کارروائی اٹلی، جرمنی اور بلجیم میں بھی کی جائے گی اور اٹلی حکام نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اسلام پسند نوجوانوں کے خلاف سخت آپریشن کیا جائے گا۔ ان نوجوانوں پر مبینہ طور پر الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ یہ گوریلا کارروائیوں میں ملوث ہیں اور ان سے فٹ بال کے عالمی کپ کے موقع پر امن و امان کو خطرہ ہے۔

ترکی میں عورتوں کے پردے پر پابندی کے خلاف مظاہرے

عورتوں کے حجاب پر پابندی کے خلاف مظاہرہ کرنے والے ۴۳ افراد گرفتار کر کے ان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ ترکی کے سرکاری دفاتر او تعلیمی اداروں میں خواتین کے حجاب اور سکارف پہننے پر پابندی ہے۔ حکومت اس پابندی کے خلاف گزشتہ دنوں مختلف علاقوں میں شہریوں نے مظاہرے کئے انقرہ سے ۲۳۰ کلو میٹر جنوب میں نیا قصبے میں ۴۳ افراد کو گرفتار کر کے ان پر مقد دائر کر دیا گیا۔ ترکی کی سیکولر فوج کا کہنا ہے کہ یہ کوئی مسئلہ نہیں مگر اسلام پسند ا کو سیاسی رنگ دے کر علاقے کا امن و امان تباہ کر رہے ہیں لیکن اس سلسلے میں فو ہرگز کوئی رعایت نہیں کرے گی۔

افغانستان میں داڑھی منڈوانے اور بے پردگی پر کوڑے

افغانستان میں طالبان انتظامیہ نے ۵۰۰ مردوں اور ۱۱۰ خواتین کو شرعی پردہ کرنے کے جرم میں کوڑوں کی سزا دی ہے۔ کابل ریڈیو کے مطابق ۴۹۰ مردو صرف اس لئے کوڑے مارے گئے کہ انہوں نے قانون کی خلاف ورزی کر ہوئے داڑھی منڈوائی تھی جبکہ دس ایسے ٹیکسی ڈرائیوروں کو بھی کوڑے مار گئے کہ جنہوں نے خواتین کو ان کے محرم مرد کے بغیر ٹیکسی میں بٹھایا تھا۔

سوڈان میں قحط ہولناک صورت اختیار کر گیا

سوڈان میں قحط نے شدید ترین صورت اختیار کر لی ہے جس کے باعث ساڑھے تین لاکھ افراد کے ہلاک ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ بین الاقوامی امداد اداروں نے صورت حال سے نمٹنے کے لئے ملک کے جنوبی علاقے میں مزید غذا امداد فراہم کرنے کی اپیل کی ہے۔ سوڈان میں مجموعی طور پر نو لاکھ تیس ہزار افر خوراک کی قلت سے دوچار ہیں جن میں سے قریباً ساڑھے تین لاکھ افراد کی حالت نازک ہے۔